Postal Reg. No. L/P/ GDP-1 DEC 2006

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّي عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد 55

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان
The Weekly
BADR Qadian

شمارہ 32

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پاؤنڈ یا 40 ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک
10 پاؤنڈ یا 20 ڈالر امریکن

15 رجب 1427 ہجری 10 ظہور 1385 ہش 10 راگست 2006ء

اخبار احمدیہ

قادیان 5 راگست (ایم ٹی اے) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اللہ تعالیٰ کے فضل سے خیرو عافیت سے ہیں۔ الحمدللہ۔ کل حضور نے بیت الفتوح میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور جلسہ سالانہ کے کامیاب اختتام پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور شکر کی طرف احباب جماعت کو توجہ دلائی۔ احباب حضور پرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت وسلامتی، درازی عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ وامرہ۔

رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں

ارشاد باری تعالیٰ

وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِيْنَ يَمْشُوْنَ عَلَى الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا سَلٰمًا

(سورہ الفرقان: (آیت: ۶۴)

ترجمہ: اور رحمان کے بندے وہ ہیں جو زمین پر فروتنی کے ساتھ چلتے ہیں اور جب جاہل ان سے مخاطب ہوتے ہیں تو (جواباً) کہتے ہیں 'سلام'۔

حدیث نبوی ﷺ

حضرت ابوسعید خدریؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے اللہ کی خاطر ایک درجہ تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ رفع کرے گا یعنی اسکو ایک درجہ بلند کرے گا۔ جس نے عاجزی اختیار کی اللہ تعالیٰ اس کو بلند کرے گا یہاں تک کہ اسے علّیین میں جگہ دے گا۔ بہت اونچے مقام پر لے جائیگا اور جس نے اللہ کے مقابل پر ایک درجہ تکبر اختیار کیا تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک درجہ نیچے گرا دے گا یہاں تک کہ اسے اسفل السافلین میں داخل کردے گا۔

(مسند احمد بن حنبل باقی مسند المکثرین من الصحابۃ جلد ۳ صفحہ ۷۶)

ایک روایت میں آتا ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا جس نے دنیا میں اپنا سر بلند کیا اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن کاٹ دے گا۔ اور جس نے خدا کی خاطر دنیا میں تواضع اختیار کی اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف ایک فرشتہ بھجوائے گا جو اسے مجمعے میں سے اپنی طرف کھینچ لے گا اور کہے گا کہ اے صالح بندے اللہ تعالیٰ کہتا ہے میری طرف آ، میری طرف آ، کیونکہ تو ان لوگوں میں سے ہے جن کو نہ کوئی خوف ہوگا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔

(کنز العمال ۵۷۴۶)

فرمان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

اگر خدا کو تلاش کرنا ہے تو مسکینوں کے دلوں کے پاس تلاش کرو۔ اسی لئے پیغمبروں نے مسکینی کا جامہ ہی پہن لیا تھا۔ اسی طرح چاہئے کہ بڑی قوم کے لوگ چھوٹی قوم کو ہنسی نہ کریں اور نہ کوئی یہ کہے کہ میرا خاندان بڑا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم میرے پاس جو آؤ گے تو یہ سوال نہ کروں گا کہ تمہاری قوم کیا ہے یا تمہارا خاندان کیا ہے بلکہ سوال یہ ہوگا کہ تمہارا عمل کیا ہے۔ اسی طرح پیغمبر خدا نے اپنی بیٹی کو فرمایا کہ اے فاطمہ! خدا تعالیٰ ذات کو نہیں پوچھے گا اگر تم کوئی برا کام کروگی تو خدا تعالیٰ تم سے اس واسطے درگذر نہ کرے گا کہ تم رسول کی بیٹی ہو۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ ۳۷۰ الحکم ۱۷ رجولائی ۱۹۰۳ء)

مومن کی یہ شرط ہے کہ اس میں تکبر نہ ہو بلکہ انکسار، عاجزی، فروتنی اس میں پائی جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں کا خاصہ ہے ان میں حد درجہ کی فروتنی اور انکسار ہوتا ہے اور سب سے بڑھ کر آنحضرت ﷺ میں یہ وصف تھا۔ آپؐ کے ایک خادم سے پوچھا گیا کہ تیرے ساتھ آپ کا کیا معاملہ ہے۔ اس نے کہا سچ تو یہ ہے کہ مجھ سے زیادہ وہ میری خدمت کرتے ہیں۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ۔ تو یہ ہے وہ نمونہ اعلیٰ اخلاق اور فروتنی کا اور یہ بھی سچ ہے کہ زیادہ تر عزیزوں میں خدام ہوتے ہیں جو ہر وقت گرد وپیش حاضر رہتے ہیں۔ فرمایا اس لئے اگر کسی کے انکسار اور فروتنی اور تحمل اور برداشت کا نمونہ دیکھنا ہو تو ان سے معلوم ہوسکتا ہے بعض مرد یا عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ خدمت گار سے ذرا کوئی کام بگڑا۔ مثلاً چائے میں نقص ہوا تو جھٹ گالیاں دینی شروع کردیں یا تازیانہ لے کر مارنا شروع کردیا اور ذرا شوربے میں نمک زیادہ ہوگیا تو بس بیچارے خدمتگاروں پر آفت آئی۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۴۳۷، ۴۳۸ الحکم ۱۰ رنومبر ۱۹۰۵ء)

اس بات کو یاد رکھیں کہ ہر صورت میں اللہ کی رضا اور شکر کو مدِّ نظر رکھیں

جہاں ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں ہم اللہ تعالیٰ کے اُن بندوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح اس جلسے میں تعاون دیا

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرمودہ 4 راگست 2006 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آیت قرآنی كَمَآ اَرْسَلْنَا فِيْكُمْ رَسُوْلًا مِّنْكُمْ يَتْلُوْا عَلَيْكُمْ اٰيٰتِنَا وَيُزَكِّيْكُمْ وَيُعَلِّمُكُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُعَلِّمُكُمْ مَّا لَمْ تَكُوْنُوْا تَعْلَمُوْنَ ۝ فَاذْكُرُوْنِيْٓ اَذْكُرْكُمْ وَاشْكُرُوْا لِيْ وَلَا تَكْفُرُوْنِ ۝ (البقرہ: آیت: 152-153) کی تلاوت فرمائی پھر فرمایا جلسے کے بعد جو پہلا جمعہ آتا ہے اس میں جلسہ سالانہ کے بخیر وخوبی اختتام پذیر ہونے پر اللہ تعالیٰ کے شکر کا مضمون بیان کیا جاتا ہے چنانچہ آج کا یہ خطبہ شکر کے مضمون پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کے جماعت احمدیہ پر اتنے غیر معمولی انعامات و افضال نازل ہو رہے ہیں جن کا شمار ممکن نہیں۔ ہر لحہ، ہر قدم پر ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے کئے گئے وعدوں کے مطابق اللہ تعالیٰ کی تائید ونصرت کے نظارے نظر آتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والے افضال وانعامات میں سے چند ایک کا ذکر میں نے اپنی جلسہ سالانہ کی دوسرے دن کی تقریر میں بھی کیا تھا اور اس وقت بھی صرف ان باتوں کے لئے اللہ کا شکر ادا کرنے کے لئے کھڑا ہوا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہمیشہ پیشِ نظر رکھنا چاہئے آپ فرماتے ہیں کہ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ اللہ کا بھی شکر ادا نہیں کرتا تو اس اعتبار سے جہاں ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں وہاں ہم اللہ تعالیٰ کے ان بندوں کا بھی شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے کسی بھی طرح اس جلسے میں تعاون دیا۔

فرمایا سب سے پہلے اس علاقے کے لوگوں اور وہاں کی کونسل کا شکریہ ادا کرتا ہوں جنہوں نے ان خبروں کے باوجود جو ہمارے بارے میں ان تک غلط رنگ میں پہنچائی گئی تھیں پھر بھی ہمیں وہاں جلسہ منعقد کرنے کا موقعہ دیا۔ اللہ نے ان کے دلوں کی حالت بدل دی اور جو ان کے شبہات تھے وہ دُور ہوئے پھر انہوں نے بلاوجہ سختی نہیں دکھائی اور جو لوگ بھی وہاں مقیم ہیں یا وہاں سے گزرے انہوں نے اس بات کا برملا اظہار کیا کہ ہم جس بات سے ڈرتے تھے وہ غلط نکلی آپ لوگوں سے ہمیں کوئی خطرہ نہیں ہے آپ امن پسند لوگ ہیں اس لئے ہم بھی شکرگزاری کے جذبات سے انکا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ فرمایا ہماری انتظامیہ کو

(باقی صفحہ 15 پر دیکھیں)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

رابطۂ بیعت اور وقف عارضی

(4......آخری)

گزشتہ گفتگو میں ہم سیدنا حضرت اقدس مرزا ناصر احمد خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کی مبارک تحریک وقف عارضی کی تفصیلات کا ذکر کرتے ہوئے عرض کر رہے تھے کہ حضور رحمہ اللہ نے شروع خلافت 1967ء میں ہی باذن الٰہی فرمادیا تھا کہ آئندہ 20-25 سال اسلام کی نشاۃ ثانیہ کیلئے بڑے ہی اہم اور انقلابی ہیں اور اسلام کے غلبہ کے بڑے سامان اس زمانہ میں پیدا کئے جائیں گے اور دنیا کثرت سے اسلام میں داخل ہوگی یا اسلام کی طرف متوجہ ہوگی۔ اسی بات کو مدنظر رکھتے ہوئے اور آنے والے تابناک دور کے پیش نظر حضور رحمہ اللہ تعالیٰ نے شروع دور خلافت میں ہی وقف عارضی کی مبارک تحریک جاری فرمادی تھی تا کہ جماعت کا ایک کثیر طبقہ اس تحریک کے ذریعہ تبلیغی و تربیتی اعتبار سے اعلیٰ ٹریننگ حاصل کر کے آنے والے دنوں کیلئے تیار ہو جائے اور ہوا بھی یہی کہ حضرت اقدس مرزا طاہر احمد خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ نے اپنے مبارک دور خلافت کی ابتداء میں ہی عالمگیر طور پر تحریک دعوت الیٰ اللہ کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا۔

”خدا کی قسم میں احمدیت کی فتح کے قدموں کی چاپ سن رہا ہوں اس لئے آپ اپنے دل بدل لیں خدا تعالیٰ کی تقدیر فیصلہ کر چکی ہے کہ وہ آپ کو غالب کرے گی“

(خطاب اجتماع خدام الاحمدیہ ربوہ 1982ء)

اس پر شوکت خوشخبری کے بعد آپ نے ہر خطبہ اور ہر خطاب میں افراد جماعت کو تحریک فرمائی کہ وہ تن من دھن سے خود کو دعوت الیٰ اللہ کے جہاد میں جھونک دیں۔ 28 جنوری 1983 کو آپ نے مسجد اقصیٰ ربوہ سے خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے فرمایا۔

”تمام دنیا کے احمدیوں کو میں اس اعلان کے ذریعہ متنبہ کرتا ہوں کہ اگر وہ پہلے مبلغ نہیں تھے تو آج کے بعد ان کو لازماً مبلغ بننا پڑے گا اسلام کو ساری دنیا میں غالب کرنے کے بہت وسیع تقاضے ہیں اور یہ بہت بڑا بوجھ ہے جو جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ڈالا گیا ہے...... آج کے بعد اگر ہر احمدی یہ سوچ لے کہ وہ جس ملک میں اور جہاں بھی ہے وہ لازماً دنیا کمائے گا کیونکہ اس کے بغیر گزارہ نہیں ہے اور دین کی خاطر کچھ پیش کرنے کیلئے اُسے دنیا کمانی چاہئے لیکن وہ ہمیشہ اس بات کو پیش نظر رکھے کہ اس کا مال کمانے کا مقصد بھی اللہ کی طرف دعوت دینا ہوگا...... پس دوستوں کو چاہئے کہ وہ داعی علی اللہ بننے کا عزم کریں اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے آمین۔

(روزنامہ الفضل ربوہ 26 اپریل 1983ء)

عالمگیر جماعت احمدیہ کو دعوت الیٰ اللہ کے جہاد کی طرف بلانے کا فائدہ یہ ہوا کہ 1989ء کے سال میں جبکہ جماعت احمدیہ کی صد سالہ جوبلی منائی گئی اس کے معا بعد اللہ تعالیٰ نے ایسے راستے کھول دئے کہ تمام دنیا میں بالخصوص 1994ء سے دعوت الیٰ اللہ کے لاتعداد پھل پک پک کر گرنے لگے اور کیا افریقہ اور کیا ایشیا اور کیا یورپ ہر جگہ سے ہی یہ اطلاعات آنے لگیں کہ لاکھوں کی تعداد میں لوگ احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے عافیت بخش دامن میں پناہ لے رہے ہیں اور سال 2000 تک یہ تعداد کروڑوں تک پہنچ گئی۔ لیکن ہم ان کروڑوں افراد کو اس طرح سنبھال نہیں پائے جیسا کہ ان کو سنبھالنے کا حق تھا دُشمنانِ احمدیت احمدیت کی اس عظیم الشان فتح کو دیکھ کو حسد کی آگ میں جلنے لگے اور اُنہوں نے جگہ جگہ خدا کی طرف آنے والے لوگوں کو شیطان تعین بن کر ورغلانا شروع کر دیا ان کو دھمکیاں ملنے لگیں بائیکاٹ شروع ہو گئے اور ان میں سے کئی ان آندھیوں کا مقابلہ نہ کر سکے اور وقتی طور پر پیچھے ہٹ گئے اور بعض ایسے بھی تھے کہ ہماری تعداد کی کمی کی وجہ سے ہم بار بار ان تک نہیں پہنچ سکے اور ان سے ہمارا رابطہ کٹ گیا۔

اب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پھر ہمارا عہد بیعت یاد دلایا ہے اور ہماری ذمہ داریوں کو ہم پر واضح فرمایا ہے اور بچھڑے ہوئے بھائیوں کو دوبارہ پھر احمدیت یعنی حقیقی اسلام کے جھنڈے کے نیچے جی ہاں اس جھنڈے کے نیچے جو در حقیقت حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کا جھنڈا ہے لانے کی تلقین فرمائی۔

الحمد للہ اس کام کیلئے ہمارے پاس رضا کاروں کی کمی نہیں ہے آج پرانے احمدیوں کے ساتھ ساتھ ہمارے ساتھ وہ احمدی بھی شامل ہیں جو خلافت رابعہ کے مبارک دور میں شامل ہوئے تھے ضرورت ہے ان کو منظم کرنے کی ضرورت ہے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کی تحریک وقف عارضی کو کام میں لانے کی جس کے ذریعہ ہم انشاء اللہ ان رضا کاروں کو ساتھ لیکر قریہ قریہ گاؤں گاؤں اور شہر شہر جا سکتے ہیں اور خدا کے بندوں کو خدا کی گود میں بٹھانے کے اہم فریضہ کو سرانجام دے سکتے ہیں اس تعلق میں سیدنا حضرت اقدس مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں۔

”دنیا تیزی سے تباہی کی طرف بڑھ رہی ہے اس کو تباہی سے بچائیں کیونکہ اب اللہ تعالیٰ کی طرف جھکے بغیر کوئی قوم بھی محفوظ نہیں اس لئے اب ان کو بچانے کیلئے داعیان الی اللہ کی مخصوص تعداد یا مخصوص ٹارگٹ حاصل کرنے کا وقت نہیں ہے بلکہ اپنی جماعتوں کی ایسی منصوبہ بندی کریں کہ ہر احمدی اللہ کے پیغام کو پہچانے میں مصروف ہو جائے۔ (الفضل ۸ جون ۲۰۰۴)

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ جب گزشتہ سال جلسہ سالانہ کے موقع پر قادیان دارالامان میں تشریف لائے تو آپ نے احباب جماعت احمدیہ بھارت کو اور مرکزی انتظامیہ کو اس بات کی نہایت زور سے تحریک فرمائی کہ بیعت کنندگان سے دوبارہ رابطے قائم کئے جائیں اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا ارشاد ہے کہ صد سالہ خلافت جوبلی کے سال تک کم از کم 10 فیصد سے رابطہ قائم کرلیا جائے۔ الحمد للہ کہ تمام بھارت میں نہایت زور سے اس پر کام شروع ہو چکا ہے مبلغین و معلمین کرام دن رات پھر سے دعوت الی اللہ کے کام میں مصروف ہو چکے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ کام اب صرف مبلغین و معلمین کرام کے بس کا نہیں ہے اس میں ہم کو ان ہزاروں افراد کو بھی شامل کرنا ہوگا جو اس دور میں بیعت کر کے آج فعال ہو چکے ہیں اور خود کو جماعت کے روحانی جسم کا ایک مفید جز بنا چکے ہیں لہٰذا ایسے احباب کو وقف عارضی کی ایک منظم اور مربوط اور مسلسل سکیم کے ذریعہ اس نیک مقصد کیلئے آگے لانا چاہئے اور اگر ہم اس میں کامیاب ہو گئے تو انشاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ ہم حضرت امیر المومنین کے اس مبارک ارشاد پر عمل کرنے کے قابل ہو جائیں گے اور اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں سے رابطہ کر کے ان کو جماعت کا ایک فعال حصہ بنا دیں گے۔ اور خوشنودی خداوندی کے حقدار بھی ہو سکیں گے۔ و باللہ التوفیق۔

(منیر احمد خادم)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

نعتِ نبی صلی اللہ علیہ وسلم

جو رُکی تھی وہ آگے بڑھی آپؐ سے — بات بگڑی ہوئی تھی بنی آپؐ سے
وجہِ تخلیقِ ارض و سماء آپؐ ہیں — کُل جہانوں کو رحمت ملی آپؐ سے
سارے نوروں کا منبع ہے ذات آپؐ کی — نُور پاتے رہیں گے سبھی آپؐ سے
چاند تاروں میں عکسِ جمال آپؐ کا — پھول کلیوں نے خوشبو بھی لی آپؐ سے
آپؐ جیسا کوئی تھا نہ ہوگا کبھی — کوئی بڑھ کے نہیں ہے نبی آپؐ سے
سدرۃ المنتہیٰ کو جو جاتی تھی راہ — ایک دن رات کو وہ کھلی آپؐ سے
یوں تو عیسیٰؑ و موسیٰؑ سبھی تھے مگر — محفلِ انبیاء تو سجی آپؐ سے
وہ جو زندہ درِ گور ہوتی رہی — اس سے رسمِ محبت پڑی آپؐ سے
وہ جو مقبول نظرِ الٰہی میں ہے — بندگی کی روایت چلی آپؐ سے
ہم نے عرض دعا جب بھی کی ہے ظفر — اس کی شنوائی آخر ہوئی آپؐ سے

مبارک احمد ظفر لندن

خطبہ جمعہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں۔

جو نظام حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت میں نظام خلافت کے قائم کرنے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔

امراء اور مرکزی عہدیداران اگر چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفۂ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔

ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ ہر احمدی ہر عہدیدار کی اطاعت کرے۔

مربّیان کی بہت بڑی ذمّہ داری ہے کہ جماعت میں اطاعت کی روح پیدا کریں۔

خطبہ جمعہ سیدنا امیرالمومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔فرمودہ مورخہ 09؍جون 2006ء(09؍احسان 1385 ہجری شمسی) بمقام مَی مارکیٹ۔منہائیم (جرمنی)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ۔فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِيْ شَيْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَى اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ۔ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا﴾

(سورۃ النساء آیت:60)

جماعت احمدیہ میں خلافت کی اطاعت اور نظام جماعت کی اطاعت پر جو اس قدر زور دیا جاتا ہے یہ اس لئے ہے کہ جماعتی نظام کو چلانے کے لئے یک رنگی پیدا ہونی ضروری ہے اور اس زمانے کے لئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اعلان ہے کہ مسیح موعودؑ کے آنے کے بعد جو خلافت قائم ہونی ہے وہ عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّة ہونی ہے اور وہ دائمی خلافت ہے اور جس کے بارہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ پھر آپ نے فرمایا کہ: ”خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں“۔(رسالہ الوصیت۔ روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 309)

پس جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا اس دائمی قدرت کے ساتھ وابستہ رہنے کے لئے، حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت سے جُڑے رہنے اور خلافت سے وابستہ رہنے کے لئے، اطاعت کے وہ معیار قائم کرنے کی ضرورت ہے جو اعلیٰ درجہ کے ہوں جن سے باہر نکلنے کا کسی احمدی کے دل میں خیال تک پیدا نہ ہو۔ بہت سارے مقام آ سکتے ہیں جب نظام جماعت کے خلاف شکوے پیدا ہوں۔ ہر ایک کی اپنی سوچ اور خیال ہوتا ہے اور کسی بھی معاملے میں آراء مختلف ہو سکتی ہیں، کسی کام کرنے کے طریق سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن نظام جماعت اور نظام خلافت کی مضبوطی کے لئے جماعتی نظام کے فیصلہ کو یا امیر کے فیصلہ کو تسلیم کرنا اس لئے ضروری ہوتا ہے کہ خلیفہ وقت نے اس فیصلے پر صاد کیا ہوتا ہے یا امیر کو اختیار دیا ہوتا ہے کہ تم میری طرف سے فیصلہ کر دو۔ اگر کسی کے دل میں یہ خیال ہو کہ یہ فیصلہ غلط ہے اور اس سے جماعتی مفاد کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہے تو خلیفہ وقت کو اطلاع کرنا کافی ہے۔ پھر خلیفہ وقت جانے اور اس کا کام جانے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو ذمّہ دار اور نگران بنایا ہے اور جب خلیفہ، خلافت کے مقام پر اپنی مرضی سے نہیں آتا بلکہ خدا تعالیٰ کی ذات اس کو اس مقام پر اس منصب پر فائز کرتی ہے تو پھر خدا تعالیٰ اس کے کسی غلط فیصلے کے خود ہی بہتر نتائج پیدا فرما دے گا۔ کیونکہ اس کا وعدہ ہے کہ خلافت کی وجہ سے مومنوں کی خوف کی حالت کو امن میں بدل دے گا۔ مومنوں کا کام صرف یہ ہے کہ اللہ کی عبادت کریں، اس کے احکامات کی بجا آوری کریں اور اس کے رسول کے حکموں کی پیروی کرنے کی کوشش کریں اور کیونکہ خلیفہ نبی کے جاری کردہ نظام کی بجا آوری کی جماعت کو تلقین کرتا ہے اور شریعت کے احکامات کو لاگو کرنے کی کوشش کرتا ہے اس لئے اس کی اطاعت بھی کرو اور اس کے بنائے ہوئے نظام کی اطاعت بھی کرو۔ اور افراد جماعت کی یہ کامل اطاعت اور خلیفۂ وقت کے اللہ کے آگے جھکتے ہوئے، اس سے مدد مانگتے ہوئے کئے گئے فیصلوں میں اللہ تعالیٰ اپنی جماعت کے ایمان کو مضبوط کرنے کے لئے اور اپنے بنائے ہوئے خلیفہ کو دنیا کے سامنے رُسوا ہونے سے بچانے کے لئے برکت ڈال دے گا۔ کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما دے گا اور اپنے فضل سے بہتر نتائج پیدا فرمائے گا اور من حیث الجماعت اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو ہمیشہ بڑے نقصان سے بچا لیتا ہے اور یہی ہم نے اب تک اللہ تعالیٰ کا جماعت سے اور خلافت احمدیہ سے سلوک دیکھا ہے اور دیکھتے آئے ہیں۔

یہ آیت جو مَیں نے تلاوت کی ہے اس میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمایا ہے کہ ﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِى الْاَمْرِ مِنْكُمْ......﴾(سورۃ النساء، آیت:60) اے وہ لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ کی اطاعت کرو اور رسول کی اطاعت کرو اور اپنے حکّام کی بھی۔ اور اگر تم کسی معاملہ میں اولوالامر سے اختلاف کرو تو ایسے معاملے اللہ اور رسول کی طرف لوٹا دیا کرو۔ اگر فی الحقیقت تم اللہ پر اور یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ یہ بہت بہتر طریق ہے اور انجام کے لحاظ سے بہت اچھا ہے۔ یعنی تمہارا کام اطاعت کرنا ہے اللہ تعالیٰ کے حکموں کی پوری پیروی کرو۔ پہلے اپنے آپ کو دیکھو کہ تم اللہ کے حکموں کی پیروی کر رہے ہو؟ اللہ تعالیٰ نے شریعت کے جو احکامات اتارے ہیں، پہلے تو ان کا فہم و ادراک حاصل کرو، کیا وہ تمہیں حاصل ہو گیا ہے۔ اور جب مکمل طور پر حاصل ہو گیا ہے تو پھر اُن احکامات کو اپنی زندگیوں کا حصہ بناؤ اور جب ایک شخص خود اس پر عمل کرنے لگ جائے گا اور اس کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر بھی عمل کر رہا ہوگا تو پھر وہ شاید اپنے خیال میں یہ کہنے کے قابل ہو سکتا ہے کہ ہاں اب مَیں ایمان لانے والوں میں سے ہوں۔ لیکن بات یہیں ختم نہیں ہو جاتی، یہ آیت ہمیں کچھ اور بھی کہتی ہے۔ بعض لوگ سمجھتے ہیں کہ ہم علمی اور عملی لحاظ سے احکام شریعت کے بہت پابند ہیں اور علم رکھنے والے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ جو غیب کا علم بھی رکھتا ہے اور حاضر کا علم بھی رکھتا ہے اور جو آئندہ ہونے والا ہے اس کا علم بھی رکھتا ہے اس کو پتہ تھا کہ اگر صرف اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا کہہ دیا تو کئی نام نہاد علماء اور بزعم خویش سنت رسولؐ پر

چلنے والے پیدا ہوں گے اور جو جماعت کی برکت ہے وہ نہیں رہے گی اور ہر ایک نے اپنی ایک ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہوگی اور اپنے محدود علم کو ہی انتہا سمجھیں گے اور آج ہم مسلمانوں میں دیکھتے ہیں تو یہی کچھ نظر آتا ہے۔ لیکن یہ جو زعم ہے کہ ہم اللہ اور رسول کے حکم پر عمل کر رہے ہیں، اس کو بھی اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ سے یہ کہلوا کر ختم کر دیا کہ مسیح موعود کے آنے کے بعد اس کو ماننا ضروری ہے اور پھر اس کے بعد جو خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّة قائم ہونی ہے اس کی اطاعت بھی ضروری ہے۔ ورنہ یہ دعویٰ ہے کہ ہم نے اللہ اور رسول کی اطاعت کر لی۔ اور پھر اس سے آگے اللہ تعالیٰ نے نظام جماعت میں یکرنگی پیدا کرنے کے لئے اور اس نظام کی حفاظت کے لئے یہ بھی فرما دیا کہ اولوالامر کی بھی اطاعت کرو۔ صرف مسیح موعودؑ کو جو مان لیا اس کے بعد جو نظام مسیح موعودؑ کی جماعت میں، نظام خلافت کے قائم ہونے سے قائم ہوا ہے اس کی بھی اطاعت کرو۔

آج ہم پر اللہ تعالیٰ کا یہ احسان ہے کہ اس نے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ماننے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ اور ہم اس نظام میں پروئے گئے ہیں جو اللہ تعالیٰ کے حکموں کی طرف توجہ دلاتا رہتا ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیارے رسول ﷺ کی سنت کی طرف بھی توجہ دلاتا رہتا ہے اور ہم دوسرے مسلمان فرقوں کی طرح بکھرے ہوئے نہیں بلکہ خلافت کی برکت کی وجہ سے ایک لڑی میں پروئے ہوئے ہیں اور یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ہم پر احسان ہے کہ اس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنے وعدے کے مطابق علوم ظاہری و باطنی سے پُر، ذہین اور فہیم، ایسا موعود بیٹا عطا فرمایا جس نے اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے ہم میں چھوٹی سے چھوٹی سطح سے لے کر ملکی اور پھر مرکزی سطح پر ایک ایسا جماعتی ڈھانچہ بنا کر دے دیا جس میں نہ صرف جماعت کے انتظامی معاملات بلکہ تربیتی، تبلیغی، تعلیمی، تمام قسم کے معاملات جو ہیں، سب کا ایک اعلیٰ انتظام موجود ہے۔ پھر جماعت کے ہر طبقے کو اس کی ذمہ داریوں کا احساس پیدا کرنے کے لئے، ہر طبقے کے ہر شخص کو جماعتی معاملات میں شامل کرنے اور اس کو اس کی اہمیت کا احساس دلانے کے لئے ذیلی تنظیموں، خدام، اطفال، لجنہ، ناصرات، انصار کا قیام فرمایا۔ آج یہی وجہ ہے کہ جماعت کا ہر وہ شخص، ہر وہ بچہ اور جوان اور عورت جس کا اپنی تنظیموں سے ابتدائی عمر سے رابطہ ہے وہ ان تنظیموں میں شمولیت کی وجہ سے جماعتی ڈھانچے اور اطاعت کے مضمون کو سمجھتے ہیں۔ ان تنظیموں میں ابتداء سے حصہ لینے والے کو علم ہے کہ ان کی حدود کیا ہیں، اس کی ذیلی تنظیموں کی حدود کیا ہیں جماعتی نظام کی اہمیت کیا ہے اور خلیفہ وقت کی اطاعت کس طرح کرنی ہے۔ لیکن بعض دفعہ دنیاداری کی وجہ سے اپنی اہمیت اور انا کی وجہ سے بعض لوگوں کی آنکھوں پر پردہ پڑ جاتا ہے اور باوجود اس اہمیت کا علم ہونے کے کہ اطاعت میں کتنی برکت ہے بعض ایسی باتیں کر جاتے ہیں جس سے اگر جماعتی نظام متاثر نہ بھی ہو تو پھر بھی بعض کمزور ایمان والوں یا نئے آنے والوں کے لئے ٹھوکر کا باعث بن جاتے ہیں۔ مثلاً اگر کوئی کمیشن کسی بارے میں قائم ہوا ہے کہ تحقیق کر کے بتائیں، بعض لوگوں کے بعض معاملات کی رپورٹ دیں یا بعض دفعہ کوئی معاملہ خلیفہ وقت کی طرف سے بھجوایا جاتا ہے کہ اس بارے میں جائزہ اور رپورٹ دیں تو تحقیق کرنے کے بعد یا جائزہ لینے کے بعد جو رپورٹ بھجوائی جاتی ہے اگر خلیفہ وقت اس کے مطابق کوئی فیصلہ نہ کرے تو اور کچھ نہیں کہہ سکتے تو جماعت میں یا کم از کم اس طبقے میں یہ بات کہہ کر بے چینی پیدا کر دیتے ہیں کہ ہم نے تو یوں لکھا تھا پتہ نہیں نیشنل امیر نے یا مرکزی عاملہ نے رپورٹ بدل کر بھیج دی ہے یا خلیفہ وقت نے اس کے الٹ فیصلہ دیا ہے۔ بہر حال ہم نے تو یہ رپورٹ نہیں دی تھی۔ تو یہ ایسی بات ہے جو یقیناً جماعت میں فتنے کا باعث بن سکتی ہے۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ ایسے لوگوں کو ایسی باتوں سے احتراز کرنا چاہئے۔ اگر کسی سطح پر آپ لوگوں کو خدمت کا موقع دیا گیا ہے تو اس کو فضل الٰہی سمجھیں اور اُن حدود کے اندر ہی رہیں جو مقرر کی گئی ہیں اور اپنی حدود سے تجاوز نہ کریں۔ بعض لوگ بیوقوفی اور کم علمی کی وجہ سے ایسی باتیں کرتے ہیں، بعض اپنی انا کی وجہ سے۔ اور مختلف ملکوں میں ایسے معاملات اکّا دکّا اٹھتے رہتے ہیں اور توجہ دلانے پر پھر احساس بھی ہو جاتا ہے اور معافی بھی مانگتے ہیں۔

لیکن آج مَیں خطبے میں اس بات کا ذکر اس لئے بھی کر رہا ہوں کہ یہ سب کو بتا دوں کہ جو فتنے کے لئے یہ باتیں کرتے ہیں ان کے علم میں آ جائے کہ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کافی میچور (Mature) ہو چکی ہے۔ اپنی بلوغت کو پہنچ چکی ہے اور ایسے لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے خدمت کا موقع دے دیا ہے وہ بھی اپنی نظر اور سوچ کو اپنی ذات کے محور سے نکالیں۔ پھر بعض لوگ اپنی رائے اور عقل کو سب سے بالا سمجھتے ہیں وہ بھی اس خول سے نکلیں۔ آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت میں عقل رکھنے والے بھی بہت ہیں۔ علم رکھنے والے بھی بہت ہیں، تقویٰ پر چلنے والے بھی بہت ہیں، تعلق باللہ والے بھی ہیں، اس لئے ہر خدمت گزار جس کو کسی بھی سطح پر خدمت کا موقع ملتا ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے کہا تھا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل سمجھتے ہوئے اور کامل اطاعت کے ساتھ اس خدمت کی برکات سے فیض اٹھائیں ورنہ اگر کوئی بھی عہدیدار کسی بھی سطح پر کھلے دل سے اور بغیر کوئی خیال دل میں لائے خلیفۂ وقت کی اطاعت نہیں کرے گا تو اس کے عہدے کی حدود میں اس سے نیچے کام کرنے والے بھی اس کی اطاعت نہیں کریں گے۔ اور کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کا نظام ہے اس لئے اللہ تعالیٰ ایک وقت تک ایسے لوگوں کو موقع دیتا ہے۔ جیسا کہ مَیں نے کہا خدمت کو اللہ کا فضل سمجھیں، ہم نے تو یہی دیکھا ہے کہ ایسے لوگوں کی وہاں تک پردہ پوشی ہوتی ہے یا اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں کی پردہ پوشی فرماتا ہے جب تک کہ ان کی خدمت جماعت کے مفاد میں رہے۔

یہاں مَیں خطبہ دے رہا ہوں اس لئے یہ واضح کر دوں کہ صرف یہاں نہیں بلکہ بعض دوسرے ملکوں میں بھی بعض عہدیدار اپنے آپ کو عقلِ کُل سمجھتے ہیں اور وہ بھی اپنے تکبر اور انانیت میں پڑے ہوئے ہیں۔ ان کو بھی اپنے خول سے باہر آنا چاہئے۔ کیونکہ یہی عادت بن چکی ہے کہ جہاں خطبہ دیا جا رہا ہو، لوگ سمجھتے ہیں کہ صرف وہی مخاطب ہیں۔ بلکہ جہاں جہاں بھی یہ بیماریاں یا برائیاں ہیں اور ہر جگہ کے وہ لوگ، لوگوں کے خطوط کے ذریعہ سے میرے علم میں آتے رہتے ہیں، ہر اس جگہ پر جہاں ایسے لوگ موجود ہیں جن کے ذہنوں میں خنّاس سمایا ہوا ہے ان کو اس سے باہر نکلنا چاہئے اور استغفار کرنی چاہئے۔

دوسرے نیشنل امراء سے مَیں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ جب کسی بھی قسم کی تحقیق کے لئے کمیشن بناتے ہیں تو تلاش کر کے تقویٰ شعار لوگوں کے سپرد یہ کام کیا کریں۔ یا اگر میرے پاس کسی کمیشن کے بنانے کی تجویز دی جاتی ہے تو ایسے لوگوں کے نام آیا کریں جو تقویٰ پر چلنے والے ہوں اور انصاف کے تقاضوں کو پورا کرنے والے ہوں اور اطاعت کے اعلیٰ معیار کے حامل ہوں۔ کسی بھی فریق سے ان کا کسی بھی قسم کا تعلق نہ ہو۔ اسی طرح امراء اور مرکزی عہدیداران کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ اگر وہ چاہتے ہیں کہ جماعت کے تعاون اور اطاعت کے معیار بڑھیں تو خود خلیفہ وقت کے فیصلوں کی تعمیل اس طرح کریں جس طرح دل کی دھڑکن کے ساتھ نبض چلتی ہے۔ یہ معیار حاصل کریں گے تو پھر دیکھیں کہ ایک عام احمدی کس طرح اطاعت کرتا ہے کیونکہ ایک احمدی کے لئے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اور اس یقین پر قائم ہے کہ اب یہ سلسلۂ خلافت چلنا ہے انشاء اللہ اور جیسا کہ آ ﷺ نے فرمایا یہ دائمی اور ہمیشہ رہنے والا سلسلہ ہے ان لوگوں کے لئے جو ایمان میں ترقی کرنے والے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کے احکام پر عمل کرنے والے ہوں گے، تو احمدی کے لئے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کے بعد سب سے زیادہ اطاعت اولوالامر کے طور پر خلیفہ وقت کی اطاعت ہے۔ پھر مرتبے کے لحاظ سے ہر سطح پر جماعتی نظام کا ہر عہدیدار قابل اطاعت ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ نظام اور اولوالامر کی اطاعت یہ معیار بنے گی تمہارے ایمان کی حالت کی اور اس بات کی کہ حقیقت میں تم یوم آخرت پر ایمان لانے والے ہو۔ اس یقین پر قائم ہو کہ مرنے کے بعد خدا کے حضور حاضر ہونا ہے اور وہاں یہ سوال بھی ہونا ہے کہ تم نے اپنی بیعت کے بعد اپنی اطاعت کے معیار کو کس حد تک بڑھایا ہے۔ وہاں غلط بیانی ہو نہیں سکتی۔ کیونکہ جسم کے ہر عضو نے گواہی دینی ہے اور اس دن کسی کا کوئی عضو بھی اس کے اپنے کنٹرول میں نہیں ہوگا اس کی اپنی بات نہیں مانے گا بلکہ وہی کہے گا جو حق ہے، حقیقت ہے اور سچ ہے۔ پس اگر آخرت پر یقین ہے اور بہتر انجام چاہتے ہو، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا چاہتے ہو تو اللہ اور رسول کی اطاعت کے ساتھ اولوالامر کے ہر حکم کو بھی مانو۔ اس کی کسی بات کو تخفیف کی نظر سے نہ دیکھو۔ کیسے ہی حالات ہوں اطاعت کا دامن کبھی نہ چھوڑو۔ بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے اس سے دنیاوی حاکم بھی مراد ہیں۔ ان کی اطاعت کرنا بھی فرض ہے اور سوائے اس کے کہ وہ کوئی غیر شرعی حکم دیں تم نے اطاعت کرنی ہے۔ تو یہ عمومی حکم ہر ایک کے لئے ہے۔ عہدیداروں کے لئے بھی ہے اور عام احمدی کے لئے بھی ہے۔ بلکہ اللہ اور رسول کی طرف لوٹنے کا حکم اس لئے ہے کہ اگر کوئی دنیاوی حاکم کوئی ایسا حکم دے جو غیر شرعی ہو تو اللہ اور رسول سے رہنمائی لو، قرآن اور سنت سے رہنمائی لو۔ جماعتی نظام میں تو تمہیں یہ حکم نہیں ملنا جو خلاف شریعت ہو۔ نہ خلیفہ وقت کی طرف سے شریعت کے خلاف کوئی حکم دیا جائے گا۔

دنیاوی حاکموں کے بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ ”اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو، بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اسی کو نیک کر دے گا۔ جو تکلیف آتی ہے وہ اپنی ہی بدعملیوں کے سبب آتی ہے۔ ورنہ مومن کے ساتھ خدا کا ستارہ ہوتا ہے۔

محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں
خالص سونے کے زیورات کا مرکز
الفضل جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کاشف جیولرز
چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ
گولبازار ربوہ
فون 047-6213649
047-6215747

مومن کے لئے خدا تعالیٰ آپ سامان مہیا کر دیتا ہے۔ میری نصیحت یہی ہے کہ ہر طرح سے تم نیکی کا نمونہ بنو۔ خدا کے حقوق بھی تلف نہ کرو اور بندوں کے حقوق بھی تلف نہ کرو''۔

(الحکم جلد 5نمبر 19مورخہ 24؍ مئی 1901ء صفحہ9)

تو ہر احمدی کو یہ سوچنا چاہئے کہ حکم عمومی طور پر ہر ایک کے لئے ہے۔ اس نے تو بہر حال اپنے نظام اور جو بھی عہدیدار ہے اس کی اطاعت کرنی ہے کیونکہ وہ خلیفہ وقت کا قائم کردہ نظام ہے۔ لیکن عہدیداروں کو بھی یہ سوچنا چاہئے کہ انہوں نے اگر اطاعت کے معیار بڑھانے ہیں تو خود بھی اطاعت کے اعلیٰ نمونے قائم کریں۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں ''اطاعت ایک ایسی چیز ہے کہ اگر سچے دل سے اختیار کی جائے تو دل میں ایک نور اور روح میں ایک لذت اور روشنی آتی ہے۔ مجاہدات کی اس قدر ضرورت نہیں ہے جس قدر اطاعت کی ضرورت ہے۔ مگر ہاں یہ شرط ہے کہ سچی اطاعت ہو اور یہی ایک مشکل امر ہے۔ اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے''۔

اپنی جو نفسانی خواہشات، انائیں، جھوٹی عزتیں ہیں ان کو اطاعت کے لئے ذبح کرنا پڑتا ہے۔ ہر سطح پر ہر احمدی کو ایک عام احمدی سے لے کر (عام تو نہیں بلکہ ہر احمدی خاص ہے کیونکہ اس نے زمانے کے امام کو مانا ہے، عام سے میری مراد یہ ہے کہ ایک احمدی جو عہدیدار نہیں ہے، اس سے لے کر) بڑی سے بڑی سطح کے عہدیدار تک، ہر ایک کو اپنی نفس کی خواہشات کو کچلنا ہوگا۔ اور وہ اسی وقت پتہ لگتا ہے جب اپنے خلاف کوئی بات ہو۔ جہاں تک دوسروں کے معاملات آتے ہیں، ہر ایک بڑھ بڑھ کر اپنی سچائی ظاہر کرنے کے لئے گواہیاں دے رہا ہوتا ہے۔ لیکن جہاں اپنا معاملہ آجائے یا اپنے بچوں کا معاملہ آجائے وہاں جھوٹ کو بنیاد بنا لیا جاتا ہے۔

فرمایا کہ ''اطاعت میں اپنے ہوائے نفس کو ذبح کر دینا ضروری ہوتا ہے۔ بدوں اس کے اطاعت ہو نہیں سکتی''۔ اگر یہ نفس کو ذبح نہیں کرتے تو اس کے بغیر اطاعت ہی نہیں کرتے ''اور ہوائے نفس ہی ایک ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے موحدوں کے قلب میں بھی بت بن سکتی ہے''۔ بڑے بڑے جو دعویٰ کرنے والے ہیں کہ ہم عبادت کرنے والے ہیں اور ایک خدا کی عبادت کرنے والے ہیں اور اللہ کو ایک جاننے والے ہیں اور اس کا تقویٰ ہمارے دل میں ہے، خوف ہے۔ جب اپنے معاملے آتے ہیں جیسا کہ مَیں نے کہا تو پھر یہ سب چیزیں نکل جاتی ہیں۔ پھر نفس بت بن کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔ پس دیکھیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی فرمایا ہے کہ اپنے نفس کی اَنا کو دبانا بہت مشکل ہے۔

پس اگر اللہ کی رضا حاصل کرنی ہے تو صرف زبانی نعروں سے یہ رضا حاصل نہیں ہوگی کہ ہم ایک خدا کو ماننے والے ہیں اور اس کی عبادت کرنے والے ہیں بلکہ امام الزمان، اس کے خلیفہ اور اس کے نظام کے آگے یوں سر ڈالنا ہوگا کہ انانیت کی ذرا سی بھی ملونی نظر نہ آئے، کچھ بھی رمق باقی نہ رہے۔ ورنہ تو یہ انانیت کے بُت اس نظام کے خلاف کھڑے نہیں ہوتے بلکہ پھر یہ خلیفہ وقت کے مقابلے پہ بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سامنے بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ کے مقابلے پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ وہاں سے بھی اطاعت سے باہر نکل جاتے ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کے مقابلے پر بھی کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور وہی شخص جو یہ خیال کر رہا ہوتا ہے کہ مَیں سب سے بڑا موحّد ہوں، خدا کی عبادت کرنے والا ہوں، شرک کرنے والوں میں شامل ہو جاتا ہے۔ اللہ کرے کہ ہر احمدی اس شرک سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے والا ہو۔ اللہ سے مدد مانگتے ہوئے اپنے نفس کی خواہشات اور اناؤں کو ختم کرنے کی کوشش کریں اور وہ نمونے قائم کریں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی جماعت میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

آپؑ فرماتے ہیں ''یہ سچی بات ہے کہ کوئی قوم، قوم نہیں کہلا سکتی اور ان میں ملّیت اور یگانگت کی روح نہیں پھونکی جاتی جب تک کہ وہ فرمانبرداری کے اصول کو اختیار نہ کرے''۔ فرمایا کہ اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ نے حکم دیا ہے۔ اب اللہ اور رسول کی اطاعت کے بعد اولوالامر کی اطاعت ہے اور اولوالامر میں نظام جماعت کا ہر شخص شامل ہے۔ ایک احمدی بھی جو عہدیدار نہیں ہے اور وہ بھی جو عہدیدار ہے۔ ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ ہر احمدی ہر عہدیدار کی اطاعت کرے۔

فرمایا کہ ''اگر اختلاف رائے کو چھوڑ دیں اور ایک کی اطاعت کریں جس کی اطاعت کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے پھر جس کام کو چاہتے ہیں وہ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہوتا ہے۔ اس میں یہی تو سِرّ ہے''۔ یہی ایک راز ہے، یہی اصل بات ہے اور یہی جڑ ہے کہ ''اللہ تعالیٰ توحید کو پسند فرماتا ہے اور یہ وحدت قائم نہیں ہو سکتی جب تک اطاعت نہ کی جاوے''۔

(الحکم جلد 5نمبر 5 مورخہ 10؍فروری 1901ء)

پس یہ اطاعت کے معیار ہیں جو ایک احمدی کو حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے اور اسی سے توحید کا قیام ہونا ہے۔ پس اس کے لئے ہر احمدی کو، ہر مرد کو، ہر عہدیدار کو، ہر ممبر جماعت کو، ہر مربی اور مبلغ کو کوشش کرنی چاہئے تا کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے توحید کے قیام کا جو کام حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سپرد فرمایا ہے اس کو ہم آگے سے آگے لے جا سکیں۔ انشاء اللہ۔

پس جیسا کہ مَیں نے کہا سب سے پہلے اس کے لئے عہدیدار یا کوئی بھی شخص جس کے سپرد کوئی بھی خدمت کی گئی ہے اپنا جائزہ لے اور اطاعت کے نمونے قائم کرے کیونکہ جب تک کام کرنے والوں میں اطاعت کے اعلیٰ معیار پیدا کرنے کی روح پیدا نہیں ہوگی، افراد جماعت میں وہ روح پیدا نہیں ہو سکتی۔

پس ہر لیول پر جو عہدیدار ہیں چاہے وہ مقامی عاملہ کے ممبر یا صدر جماعت ہیں، ریجنل امیر ہیں یا مرکزی عاملہ کے ممبر یا امیر جماعت ہیں اپنی سوچ کو اس سطح پر لائیں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے مقرر فرمائی ہے کہ اپنی، اپنے نفس کی خواہشات کو، اناؤں کو ذبح کرو۔ اور جب یہ مقام حاصل ہوگا تو پھر دل اللہ تعالیٰ کے نور سے بھر جائے گا اور روح کو حقیقی خوشی اور لذت حاصل ہوگی۔ ایسا مومن جو کام بھی کرے گا وہ یہ سوچ کر کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کر رہا ہے اور یہی ایک مومن کا مقصد ہونا چاہئے۔

پس جہاں جماعتی عہدیداران یہ روح اپنے قول و فعل سے جماعت میں پیدا کرنے کی کوشش کریں وہاں مربیان اور مبلغین کا بھی کام ہے کہ اپنے قول و فعل کے اعلیٰ نمونے قائم کرتے ہوئے جماعت کی اس نہج پر تربیت کریں جس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام چاہتے ہیں۔ ذیلی تنظیمیں اپنی اپنی مجالس میں اس طریق پر اپنی متعلقہ تنظیموں کے ممبران کی تربیت کریں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خواہش ہے۔ اور جب اطفال اور ناصرات کے لیول سے یہ تربیتی اُٹھان ہو رہی ہوگی تو بہت سے معاشرتی اور اخلاقی مسائل جو اس معاشرے میں پیدا ہو رہے ہیں وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے دور ہو رہے ہوں گے۔ ہمارے بچے معاشرے کے غلط اثرات سے بچ رہے ہوں گے۔ اس وجہ سے گھروں کا امن اور سکون پہلے سے بڑھ کر قائم ہو رہا ہوگا۔ پس اس اطاعت کے معیار کو بڑھانے کے لئے ہر سطح پر کوشش کریں، ہر سطح پر، ہر عہدیدار اپنے سے بالا عہدیدار کی اطاعت کرے۔ احباب جماعت اپنے عہدیداران کی اطاعت کریں اور سب مل کر خلافت سے سچے تعلق اور اطاعت کا اعلیٰ نمونہ دکھائیں۔

یہاں مَیں مربیان، مبلغین کو ایک اور بات کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کہ ایک تو جیسا کہ مَیں نے کہا کہ جہاں جہاں بھی وہ ہیں اپنے اعلیٰ نمونے دکھاتے ہوئے امراء کی اطاعت کے نمونے دکھائیں اور اگر امیر میں یا عہدیدار میں کوئی ایسی بات دیکھیں جو جماعتی روایات کے خلاف ہو تو عہدیداران کو اور امیر کو علیحدگی میں توجہ دلائیں۔ حدیث میں یہی آیا ہے کہ اگر کسی امیر میں گناہ دیکھو تو تب بھی تم اس کی اطاعت کرو۔ توجہ دلاؤ اور اس کے لئے دعا کرو، اور اگر وہ عہدیدار اور امیر پھر بھی اپنی بات پر زور دیں اور آپ یہ سمجھتے ہوں کہ جماعتی مفاد متاثر ہو رہا ہے تو پھر خلیفہ وقت کو اطلاع کر دیں لیکن یہ تاثر کبھی بھی جماعت میں نہیں پھیلنا چاہئے کہ مربی اور امیر کی آپس میں صحیح انڈرسٹینڈنگ (Understanding) نہیں ہے یا آپس میں تعاون نہیں ہے۔

دوسرے یہ بھی مربیان کو خیال رکھنا چاہئے کہ مربی کے لئے کبھی بھی جماعت کے کسی فرد کے ذہن میں یہ تاثر نہیں پیدا ہونا چاہئے کہ فلاں مربی یا مبلغ کے فلاں شخص سے بڑے قریبی تعلقات ہیں اور اگر کوئی معاملہ اس کے سامنے پیش کیا جائے تو فلاں مربی یا مبلغ یا واقف زندگی اس کی ناجائز طرفداری کرے گا۔ مربی، مبلغ یا کسی بھی مرکزی عہدیدار کا یہ کام ہے کہ اپنے آپ کو ہر مصلحت سے بالا رکھ کر، ہر تعلق کو پس پشت ڈال کر جماعتی مفاد کے لئے کام کرنا ہے اور جماعت کے افراد کے لئے عمومی طور پر بھی اور بعض معاملات اٹھنے پر خاص طور پر بھی، ایسا رویہ رکھیں اور تربیت کریں کہ فریقین ہمیشہ اطاعت کے دائرے میں رہیں۔ یہ مربیان کی بہت بڑی ذمہ داری ہے کہ جماعت میں اطاعت کی روح پیدا کر دیں۔ کیونکہ آپ کو اللہ تعالیٰ نے دینی علم سے بھی نوازا ہوا ہے۔ پس اس طرف خاص توجہ دیں۔ جماعت میں جماعت کی روح پیدا کرنے کے لئے بنیادی چیز ہی یہ ہے کہ جماعت کے ہر فرد میں اطاعت کا جذبہ اور روح پیدا کر دیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ نے اطاعت کی طرف بہت توجہ دلائی ہے۔

جیسا کہ مَیں نے جو آیت تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اطاعت کرنے والوں کا ہی انجام اچھا ہے۔ بہت سے لوگ لکھتے ہیں کہ دعا کریں کہ انجام بخیر ہو، تو انجام بخیر کے لئے اللہ تعالیٰ نے ایک بہت اہم راستہ ہمیں دکھا دیا ہے کہ اللہ اور رسول اور اولوالامر کی اطاعت کرو اور اپنے اوپر یہ لازم کر لو تو اللہ تم پر رحم فرماتے ہوئے پھر تمہارا انجام بخیر کرے گا۔

اس بارہ میں کہ کس حد تک ہمیں اطاعت کرنی چاہئے آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ میرے امیر کی اطاعت، میری اطاعت ہے اور میری اطاعت اللہ کی اطاعت ہے اور میرے امیر کی نافرمانی میری

نافرمانی ہے اور میری نافرمانی خدا تعالیٰ کی نافرمانی ہے۔ تو اس حد تک اطاعت کا حکم ہے۔ اس کو ہر احمدی کو ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے کیونکہ یہی ہماری بنیاد ہے، یہی ہماری اساس ہے اور اس کے بغیر جماعت کا تصور ہی نہیں ہے۔

ایک اور جگہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ ﴿اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ﴾ (آل عمران:133) کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو تا کہ تم رحم کئے جاؤ۔ تو اللہ تعالیٰ کا یہ رحم حاصل کرنے کے لئے اس کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرنی ہوگی۔ وہ اطاعت جیسا کہ میں نے پہلے بیان کیا ہے حدیث میں آتا ہے کہ امیر کی اطاعت کرو گے تو میری اطاعت کرو گے اور میری اطاعت کرو گے تو خدا کی اطاعت کرو گے۔ پس اللہ تعالیٰ کا یہ رحم حاصل کرنے کی ہر ایک کو کوشش کرنی چاہئے۔ اطاعت جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ آسان کام نہیں ہے لیکن اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اطاعت کے دائرے میں ہی ایک احمدی نے رہنا ہے۔ بہت سی باتیں عہدیداران یا امراء کی طرف سے ایسی ہوتی ہیں جو طبیعت پر گراں گزرتی ہیں۔ لیکن جماعت کے وقار اور اپنی عاقبت کے لئے ان کو برداشت کرنا پڑتا ہے اور اس صبر کا ثواب بھی ہے۔

ایک روایت میں آتا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے حاکم سے ناپسندیدہ بات دیکھے وہ صبر کرے کیونکہ جو نظام سے بالشت بھر جدا ہوا اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی۔

(بخاری کتاب الأحکام باب السمع والطاعة للامام ما لم تکن معصیة)

پس اس جاہلیت کی موت سے بچنے کے لئے اور اللہ تعالیٰ کا رحم حاصل کرنے کے لئے اطاعت ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو جہالت سے بچاتے ہوئے ہدایت پر قائم رکھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں اطاعت پوری ہو تو ہدایت پوری ہوتی ہے۔ ہماری جماعت کے لوگوں کو خوب سن لینا چاہئے اور خدا تعالیٰ سے توفیق طلب کرنی چاہئے کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت نہ ہو۔ اب خدا تعالیٰ کے فضل کے بغیر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپؑ نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے آگے جھکو اور اس سے دعا مانگو، اس سے توفیق طلب کرو کہ وہ اس انانیت کو ختم کرے اور صحیح اطاعت کی روح پیدا کرے۔

پھر آپؑ فرماتے ہیں ''غرض صحابہ کی سی حالت اور وحدت کی ضرورت اب بھی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اس جماعت کو جو مسیح موعود کے ہاتھ سے تیار ہو رہی ہے اُسی جماعت کے ساتھ شامل کیا ہے جو رسول اللہ ﷺ نے تیار کی تھی اور چونکہ جماعت کی ترقی ایسے ہی لوگوں کے نمونوں سے ہوتی ہے اس لئے تم جو مسیح موعودؑ کی جماعت کہلا کر صحابہ کی جماعت سے ملنے کی آرزو رکھتے ہو اپنے اندر صحابہ کا رنگ پیدا کرو۔ اطاعت ہو تو ویسی ہو۔ باہم محبت اور اخوت ہو تو ویسی ہو۔ غرض ہر رنگ میں، ہر صورت میں تم وہی شکل اختیار کرو جو صحابہ کی تھی''۔ (الحکم جلد 5 نمبر 5 مورخہ 10 فروری 1901ء)

اور صحابہ کی اطاعت کا کیا حال تھا۔ اس کی ایک مثال میں آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ بہت دفعہ سن چکے ہیں۔ وہ نظارہ اپنے سامنے رکھیں جب شراب کی حرمت کا حکم آیا تو کچھ صحابہ بیٹھے شراب پی رہے تھے جب اعلان کرنے والے نے اعلان کیا تو ایک صحابی اٹھے اور ایک سوٹی لے کر شراب کے مٹکوں کو توڑنا شروع کر دیا۔ کسی نے کہا جا کے پتہ تو کر لو کہ اصل میں حکم کیا ہے، واضح ہے بھی یا نہیں۔ آنحضور ﷺ نے فرمایا بھی ہے کہ نہیں۔ تو انہوں نے کہا: نہیں، جو سُن لیا پہلے اس پر عمل کرو۔ یہی اطاعت ہے۔ اس کے بعد پتہ کر لینا کہ کیا اصل حکم تھا۔ تو یہ جذبہ ہے جو ہر ایک کو پیدا کرنا ہوگا۔ یہ نہیں کہ ہمیں علیحدہ طور پر کچھ کہیں گے تو تب ہم عمل کریں گے ورنہ نہیں۔

عمومی طور پر ہر بات جو اس زمانے میں اپنے اپنے وقت میں خلفاء وقت کہتے رہے ہیں۔ جو خلیفہ وقت آپ کے سامنے پیش کرتا ہے، جو تربیتی امور آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔ ان سب کی اطاعت کرنا اور خلیفہ وقت کی ہر بات کو ماننا یہ اصل میں اطاعت ہے اور یہ نہیں ہے کہ تحقیق کی جائے کہ اصل حکم کیا تھا؟ یا کیا نہیں تھا؟ اس کے پیچھے کیا روح تھی؟ جو سمجھ آیا اس کے مطابق فوری طور پر اطاعت کی جائے تبھی اس نیکی کا ثواب ملے گا۔ ہاں اگر کوئی کنفیوژن ہے تو بعد میں اس کی وضاحت لی جا سکتی ہے۔ پس ہر احمدی کو کوشش کرنی چاہئے کہ وہ اپنے اطاعت کے معیار ایسے بلند کرے اور اس تعلیم پر چلنے کی پوری کوشش کرے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ہمیں دی ہے۔ جوں جوں جماعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑھ رہی ہے، اللہ تعالیٰ کے فضل ہو رہے ہیں۔ لیکن بہت سے نئے آنے والے کم تربیت کی وجہ سے بعض نئی باتیں لے آتے ہیں۔ اس لحاظ سے پرانے احمدی، معاشرے کے زیر اثر آ رہے ہیں اور جو بنیادی حکم ہے اس کو بھول جاتے ہیں۔ اس لئے استغفار کا حکم ہے اور استغفار ہر ایک کو بہت زیادہ کرنی چاہئے۔ استغفار کی بہت ضرورت ہے اور یہی اللہ کا حکم ہے جیسا کہ میں نے کہا کہ ترقی کے دنوں میں تم استغفار بہت کرو۔ کیونکہ یہ استغفار ایمانوں کو بھی مضبوط کرتی رہے گی اور اطاعت کے معیار بھی بڑھاتی رہے گی اور اس سے برائیاں دور ہوں گی۔ ہمیں ہر وقت یاد رکھنا چاہئے کہ ہمارے اندر نہ کسی خاندان کی چھاپ نظر آئے، نہ کسی کلچر کی چھاپ نظر آئے، نہ کسی ملک کا باشندہ ہونے کی چھاپ نظر آئے۔ اگر کوئی چھاپ نظر آئے تو اس اسوہ حسنہ کی چھاپ نظر آئے جو آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا اور ہمارے سامنے ہے اور جسے نکھار کر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آج ہمارے سامنے پیش فرمایا۔ اور جیسا کہ آپؑ نے فرمایا ہے توحید کے لئے صحابہ کی سی وحدت اپنے اندر پیدا کریں اور ہر احمدی پہلے سے بڑھ کر اطاعت کے معیار دکھانے کی کوشش کرے۔ یہی چیز ہے جو جماعت کا وقار بلند کرنے والی ہے اور جماعت کی ترقی کا باعث بننے والی ہے اور انشاء اللہ بنے گی۔

اللہ ہر احمدی کو توفیق دے کہ وہ جماعت کے وقار اور تقدس کی خاطر اپنی اناؤں کو ختم کرتے ہوئے اطاعت کے اعلیٰ معیار قائم کرنے والا ہو، نہ کہ اپنے آپ کو جماعت سے کاٹ کر جاہلیت کی موت مرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ رحم فرمائے اور ہر ایک پہ اپنا فضل فرمائے۔ آمین

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

مرافعہ بورڈ کی منظوری

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت قادیان میں مرافعہ بورڈ کی منظوری فرمادی ہے الحمدللہ۔ ممبران کے اسماء اس طرح ہیں۔

۱۔ مکرم سید سرور شاہ صاحب صدر ۔ ۲۔ سید عبدالباقی صاحب
۳۔ مولانا محمد کریم الدین صاحب شاہد ۔ ۴۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب
۵۔ مکرم منیر احمد صاحب خادم ۔ ۶۔ مکرم شعیب احمد صاحب
۷۔ مکرم شیراز احمد صاحب

جملہ جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے تحریر ہے کہ اگر آئندہ کوئی شخص مقامی قاضی کے فیصلہ کے خلاف اپیل کرنا چاہتا ہو۔ تو وہ ناظم قضاء قادیان کے توسط سے مرافعہ بورڈ قضاء قادیان میں اپیل کرسکتا ہے۔

(مرزا وسیم احمد، ناظر اعلیٰ قادیان)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
الیس اللہ بکاف عبدہ، کی دیدہ زیب انگوٹھیاں اور لاکٹ وغیرہ
احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

شریف جیولرز ربوہ
خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
پروپرائیٹر حنیف احمد کامران۔ حاجی شریف احمد ربوہ
00-92-476214750 فون ریلوے روڈ
00-92-476212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز ۔ کشمیر جیولرز
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے
Ph. (S) 01872-221672 (R) 220260
(M) 98147-58900
E-mail: Kashmirsons@yahoo.co.in
Mfrs & Suppliers of :
Gold and Diamond Jewellery
Lucky Stones are Available here
Shivala Chowk Qadian (India)

Syed Bashir Ahmed
Proprietor
Aliaa Earth Movers

(Earth Moving Contractor)
Available :
Tata Hitachi, Ex 200, Ex 70, JCB, Dozer, etc. on Hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack - 754221
Tel.: 0671 - 2378266 (R), (M) 9437078266, 9437276659, 9337271174, 9437378063

نظامِ وصیت۔ ایک زندگی بخش نسخہ

موصی کو شدید بیماری سے صحت بھی ہوئی اور لمبی زندگی بھی ملی!

(عطاء المجیب راشد، امام مسجد لندن)

انسان بیمار ہو جائے تو بیماری سے نجات کے لئے کیا کچھ نہیں کرتا۔ در بدر بھاگتا پھرتا ہے۔ ڈاکٹروں کے پیچھے دوڑتا ہے۔ ہر ممکن علاج معالجہ کرتا ہے۔ خود بھی دعا کرتا ہے اور بزرگوں سے بھی دعا کی درخواستیں کرتا ہے۔ صدقہ خیرات کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو کھینچنے کی بھی ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔ یہ سب کچھ کرتا ہے کہ بس کسی طرح بیماری سے نجات نصیب ہو جائے۔ اس لئے کہ ہر انسان کو صحت اچھی لگتی ہے اور یہ ڈر بھی ہوتا ہے کہ کہیں بیماری بڑھتے بڑھتے اس کو موت کی وادی میں نہ دھکیل دے۔

موت ہے تو ایک یقینی بات، جو آجائے تو کبھی ٹل نہیں سکتی۔ یہ ایسا دروازہ ہے جس سے گزرنا ہر ذی روح کے لئے نوشتۂ تقدیر ہے۔ کسی کے لئے کوئی جائے مفر نہیں۔ لیکن ہر انسان کی خواہش ہوتی ہے کہ کسی طرح وہ اس حتمی تقدیر اور دنیا سے رخصت ہونے کے وقت کو ممکن حد تک مؤخر کرتا رہے لیکن تا کجے۔ جب اجل مسمّٰی آجاتی ہے تو ہر انسان اپنے خالق و مالک کے حضور دست بستہ حاضر ہو جاتا ہے۔ یہ ہر انسان کا مقدر ہے جس کو ٹالا نہیں جاسکتا۔

بیماری اور موت کا یہ سلسلہ ازل سے جاری ہے اور ابد تک جاری رہے گا لیکن یہ حقیقت بھی کبھی فراموش نہیں کرنی چاہیے کہ صحت اور زندگی سب خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہے جو خالق بھی ہے اور قادر مطلق بھی۔ وہ مجیب الدعوات بھی ہے اور رحیم و کریم بھی۔ اس کی رحمت و شفقت کل عالم پر محیط ہے۔ وہ اپنے نیک بندوں کی دعائیں سنتا اور ان کو قبولیت دعا کے شیریں پھلوں سے نوازتا ہے۔ اس کی ذات بہت نکتہ نواز ہے۔ دلوں میں چھپی ہوئی نیکیوں بلکہ نیک ارادوں کو بھی خوب جاننے والا اور دنیا کی نظروں سے پوشیدہ دلی جذبات اور تمناؤں سے خوب واقف ہستی ہے۔ جب ایک بندہ عاجزی اور خاکساری کا لباس پہن کر، ہاتھ پھیلا کر اس کے آستانہ پر گر پڑتا ہے تو وہ غفور الرحیم ہستی اس ذرہ ناچیز کو اپنے دستِ قدرت میں لیکر وہ عجائب کام دکھاتی ہے جو دنیا کی نظر میں بعید از قیاس اور ناممکن ہوتے ہیں۔

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۹۰۵ء میں اللہ تعالیٰ کے اذن سے قرب الٰہی پانے کے ایک نئے روحانی نظام کی بنیاد ڈالی جس کو نظام وصیت کہا جاتا ہے۔ یہ مومن اور منافق میں امتیاز کرنے والا نشان بھی ہے اور جو اس نظام میں صدقِ دل سے شامل ہوتے ہیں اور شرائط کی پوری پوری پابندی کرتے ہیں ان کو حقیقی معنوں میں متقی بنانے کا یقینی ذریعہ بھی ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن پر اللہ تعالیٰ خاص طور پر نظر شفقت کرتا ہے اور انہیں دنیا و آخرت کی نعمتوں سے نوازتا چلا جاتا ہے۔ ان کی دعائیں سنتا اور ان کی دلی مرادیں انہیں عطا کرتا ہے کہ یہ وہ خوش قسمت لوگ ہیں جنہوں نے دنیاوی خواہشات کو پس پشت ڈال کر مرضی مولیٰ کو ہر چیز پر مقدم کر لیا ہوتا ہے۔ بیماری اور موت کے حوالہ سے بھی وہ اللہ تعالیٰ کے محبت بھرے سلوک کا فیض پاتے ہیں۔

صدقِ دل سے نظام وصیت میں شامل ہونے موصی احباب و خواتین کو جو برکات اس دنیا میں ملتی ہیں اور جو اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آخرت کی ابدی زندگی میں مقدر کر رکھی ہیں ان کا کوئی شمار نہیں۔ اس سلسلہ میں ایک ایمان افروز مثال قارئین کرام کی خدمت میں رکھتا ہوں۔ یہ مثال ہے حضرت مسیح پاک علیہ السلام کے ایک مخلص اور وفا شعار صحابی حضرت حافظ محمد امین صاحب رضی اللہ عنہ مہاجر کی جو ۱۸۶۱ء میں پیدا ہوئے اور ۱۸۹۱ء میں بیعت کرنے کا شرف پایا۔ آپ کے ایمان افروز حالات زندگی آپ کے بیٹے مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب سیکرٹری بہشتی مقبرہ و آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ قادیان دارالامان نے مرتب کر کے ۱۹۵۳ء میں ''حیاتِ امین'' کے نام سے ایک مختصر کتاب میں شائع کئے ہیں۔ محترم حافظ محمد امین صاحبؓ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نظام وصیت میں شامل ہوئے اور اس بابرکت نظام کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو غیر معمولی حالات میں مرض الموت سے شفاء عطا فرمائی اور بعد ازاں قریباً پندرہ سال مزید زندگی سے بھی نوازا۔ بالآخر ان کی وفات ۱۴ جنوری ۱۹۵۰ء کو ہوئی اور بہشتی مقبرہ قادیان میں تدفین نصیب ہوئی۔ اس ایمان افروز واقعہ کی تفصیل مکرم قریشی عطاء الرحمٰن صاحب کے الفاظ میں پیش کرتا ہوں۔ انہوں نے تحریر کیا ہے کہ:

''حضرت والد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسالہ الوصیت کی شرط دوم کے مطابق ۱۵/ اپریل ۱۹۱۵ء کو وصیت کی تھی جس کا نمبر ۹۲۱ تھا۔ مگر کسی خاص کمی کی وجہ سے دفتر والوں نے آپ کی وصیت کا فارم درست کرنے کیلئے واپس کر دیا اور آپ نے غلطی سے ان کاغذات کو وصیت کی منظوری کی اطلاع سمجھتے ہوئے اپنے صندوق میں محفوظ کر کے رکھ لیا۔ ماہ ستمبر ۱۹۳۵ء میں جب آپؓ درد گردہ کی وجہ سے سخت بیمار ہو گئے اور بظاہر زیست کی اُمید نہ رہی تو آپ نے مجھے فرمایا کہ میرا آخری وقت معلوم ہوتا ہے اس لئے میں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے وصیت کی ہوئی ہے اور وصیت کے کاغذات میرے صندوق میں رکھے ہوئے ہیں۔ میری خرید کردہ زمین کے وصیت کردہ حصہ کی قیمت دفتر والوں کو ادا کر دینا۔

میں نے جب وصیت کے کاغذات نکال کر دیکھا تو علم ہوا کہ دفتر مقبرہ بہشتی کی طرف سے وصیت کے کاغذات درستی کے لئے آپ کو واپس دیئے گئے تھے نہ کہ وصیت کی منظوری کی اطلاع تھی۔ جب میں نے آپؓ پر اس معاملہ کی وضاحت کی تو آپ نے بہت افسوس اور رنج کا اظہار فرمایا کہ میں لاعلمی میں رہا۔ چنانچہ آپؓ نے فرمایا کہ حضرت مفتی محمدؐ صادق صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے دریافت کریں کہ اب کیا ہو سکتا ہے۔

میں نے حضرت مفتی صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ سے اس کے متعلق سب حالات بیان کئے تو آپ نے بھی افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ حضرت مولوی سیّد محمد سرور شاہ صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیکرٹری مقبرہ بہشتی سے اس بارہ میں دریافت کر کے مناسب کاروائی کی جائے۔ حضرت مولوی صاحب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پہلی وصیت تو منظور نہیں ہوئی۔ اور موجودہ حالت میں نئی وصیت کرنا بھی درست نہیں کیونکہ بیماری کی حالت کی وصیت قبول نہیں ہوتی۔ ہاں حافظ صاحب کو چاہیئے کہ صحت یاب ہو کر جلد دوبارہ وصیت کر دیں۔ چنانچہ میں نے حضرت والد صاحبؓ کی خدمت میں عرض کیا تو آپؓ نے فرمایا اچھا اب جو تقدیر میں ہے وہی ہوگا اور متواتر دعا مانگی کہ خدایا مجھے ایک دفعہ بیماری سے صحت عطا فرما تا کہ میں پھر وصیت کر سکوں۔ کیونکہ جیسا کہ تو جانتا ہے میں غلط فہمی میں رہا۔

چنانچہ آپ خدا کے فضل و کرم سے چند دنوں کے بعد تندرست ہو گئے اور ماہ اکتوبر ۱۹۳۵ء میں اپنی آمد اور جائیداد دونوں کی دوبارہ وصیت کر دی جو فروری ۱۹۳۶ء میں منظور ہوگئی اور اپنی آمد کا حصہ وصیت برابر ادا کرتے رہے۔ اور اپریل ۱۹۴۱ء میں اپنی جائیداد یعنی خرید کردہ زمین کا وصیت کردہ حصہ بھی ادا کر کے اپنے اس فرض سے اپنی زندگی ہی میں سبکدوش ہو گئے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک''

(حیاتِ امین مرتبہ قریشی عطاء الرحمٰن صاحب، سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان۔ مطبوعہ ۱۹۵۳ صفحہ ۴۹ تا ۵۱)

اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ جماعت احمدیہ کے احباب و خواتین نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی وصیت کی تحریکِ نو پر والہانہ لبیک کہہ کر ایک شاندار اور تاریخی نمونہ پیش کیا ہے۔ جو احباب اور خواتین ابھی تک اس بابرکت تحریک میں شامل نہیں ہو سکے اور ابھی تک سوچ بچار میں پڑے ہوئے ہیں، خدا کرے کہ یہ ایمان افروز واقعہ ان کے لئے مہمیز کا کام دے اور اللہ تعالیٰ ان کو بلا تاخیر نظامِ وصیت میں شمولیت کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

وصیت ہے اک آسمانی نظام
یہ جنت کے پانے کا ہے انتظام
چلے آؤ اس کی طرف دوستو!
ندا دے رہا ہے امامِ ہمام
وصیت کرو، تم وصیت کرو
ہر اک کو یہی اب نصیحت کرو

☆☆☆

115واں جلسہ سالانہ قادیان2006ء

مورخہ 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہوگا

احباب جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 115ویں جلسہ سالانہ قادیان کے انعقاد کیلئے 26-27-28 دسمبر 2006ء (بروز منگل، بدھ، جمعرات) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ **مجلس مشاورت**:: جماعت ہائے احمدیہ بھارت کی 18ویں مجلس مشاورت سیدنا حضور انور کی منظوری سے مورخہ 29 دسمبر بروز جمعہ منعقد ہوگی۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک للّٰہی جلسہ میں شرکت کیلئے ابھی سے نیت کر کے تیاری شروع کر دیں اور جلسہ کی ہر جہت سے کامیابی کیلئے دُعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (ناظر اصلاح وارشاد قادیان)

فرعون وقت کا عدلیہ

اور سابق چیف جسٹس پاکستان اور دوسرے بالغ نظر مبصر

(دوست محمد شاہد ربوہ، پاکستان مورخ احمدیت)

(قسط:1)

ظالم وسفاک آمروں کی نسبت پیشگوئی

رسول کائنات محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کی ان حیرت انگیز پیش خبریوں میں سے جو عصر حاضر کے مسلم ممالک بالخصوص پاکستان میں منصۂ شہود پر آچکی ہیں۔ آنحضورؐ کا یہ فرمان مبارک بھی ہے۔

''الا وان رحی الا یمان دائرة فدوروا مع الکتاب حیث یدور۔ الاوان السلطان والکتاب سیفترقان فلا تفارقوا الکتاب الا انہ سیکون علیکم امراء ان اطعتموھم اضلوکم وان عصیتموھم قتلوکم قالوا فما نصنع یارسول الله قال کما صنع اصحاب عیسی بن مریم حملوا علی الخشب ونشروا بالمناشیر موت فی طاعة الله خیر من حیاة فی معصیة الله''

(ابن راھویہ عن معاذ بن جبل بحوالہ الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد ۲ صفحہ ۱۵۴)

ترجمہ: 'سن لو ایمان کی چکی گردش میں ہے جس طرف کتاب اللہ ہو اس طرف تم گھوم جاؤ خبردار سن لو بادشاہ اور کتاب اللہ دونوں جدا جدا ہو جائیں گے۔ تو تم لوگ کتاب اللہ کو نہ چھوڑنا۔ خبردار آگاہ رہو تم پر ایسے حکمران آئیں گے اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو تم گمراہ ہو جاؤ گے اور اگر تم نے ان کی نافرمانی کی تو تم قتل کردیئے جاؤ گے۔

صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! ایسے زمانے میں ہمیں کیا کرنا چاہئے؟ حضورؐ نے فرمایا اس زمانہ میں وہ کرنا جو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب نے کیا۔ انہیں سولی پر چڑھایا گیا۔ اور آروں سے انہیں چیرا گیا اللہ کی اطاعت میں مرنا خدا کی معصیت میں جینے سے بہتر ہے''۔

یہ پیشگوئی اپنے تئیں ''قادر مطلق'' سمجھنے والے ڈکٹیٹر ضیاء الحق کے ذریعہ بھی پوری ہوچکی ہے جن کی نسبت ملک کی چوٹی کے ماہر قانون شخصیات کی آراء یہ ہیں:

۱۔ سابق چیف جسٹس انوار الحق::

'' میں سمجھتا ہوں کہ اس وقت ہمارے سپریم کورٹ نے ضیاء الحق کے ارادوں، تقریروں اور موجودہ حالات کی روشنی میں درست فیصلہ کیا لیکن بعد کے حالات نے واضح طور پر بتادیا کہ ضیاء الحق نے اپنے حدود، اپنے دعدوں سے تجاوز کیا اور اگر یہ کہا جائے کہ انہوں نے قومی اتحاد مسٹر بھٹو اور پوری قوم کو بہت بڑا دھوکہ دیا تو یہ بات بالکل بے جا نہ ہوگی''۔

(اسلام اور جمہوریت صفحہ ۷۶۔ از سید معروف شاہ شیرازی ایڈووکیٹ۔ شائع کردہ منشورات اسلامی چنار کوٹ ضلع مانسہرہ)

۲۔ میر خدا بخش سابق چیف جسٹس سندھ::

''پاکستان میں ۲۴ مارچ ۱۹۸۱ء کو چیف مارشل لا ایڈمنسٹریٹر نے ایک نیا عبوری آئین نافذ کردیا......اس عبوری آئین کے حکم کے تحت مارشل لا کے تحت بنائے گئے تمام قوانین اور دوسرے قوانین کو قانونی قرار دے دیا گیا جو ۵/ جولائی ۱۹۷۷ء کو یا اس کے بعد بنائے گئے ہیں۔ اس حکم کے تحت خاص طور پر ججوں کو از سر نو حلف اٹھانے پر مجبور کیا گیا جس کے بعد ججوں کی ایک قابل ذکر تعداد نے جن میں سپریم کورٹ کے چیف جسٹس اور بلوچستان ہائی کورٹ کے چیف جسٹس شامل ہیں نیا حلف اٹھانے سے انکار کردیا۔ چنانچہ وہ اپنے منصب سے محروم کردیئے گئے۔ کچھ ججوں کو حلف اٹھانے کی دعوت ہی نہ دی گئی اور وہ بھی سبکدوش ہوگئے۔ اعلیٰ عدالتوں کی ہیئت ترکیبی اور عدلیہ کی آزادی میں یہ مداخلت پاکستان کی تاریخ میں بے مثال ہے'' (مارشل لا، آئین اور عدالتیں صفحہ ۸۰ مترجم نذیر حق ناشر فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ بار اوّل ۱۹۹۲)

۳۔ ریٹائرڈ جسٹس فخر الدین جی ابراہیم

۸/ جون ۱۹۸۳ء کے جنگ کے شمارے میں ریٹائرڈ جسٹس فخر الدین نے ایک بیان میں کہا کہ:

''عدلیہ کی روح ناپید ہوگئی ہے اور انصاف کے ایوان خاموش قبریں بن گئی ہیں۔ اسلام آزادی اور مساوات کا حق ہر فرد کو دیتا ہے لیکن پاکستان میں یہ حق چھین لیا گیا ہے۔ جج صاحبان کو فوری طور پر عہدے سے الگ کیا جاسکتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ پاکستانی معاشرے میں قانون کی کوئی جگہ نہیں ہے'' (مارشل لاء کا سیاسی انداز صفحہ ۷۶ از ایم اے کے چودھری اشاعت اوّل جون ۱۹۸۸ء مطبع جنگ پبلشرز پریس ۱۳۔ سر آغا خان روڈ لاہور)

نیز ''۱۹۷۳ء کے آئین میں بنیادی شقیں ترامیم کے ذریعہ تبدیل کردی گئی ہیں۔ ایک الٹا پلٹا ریفرنڈم عوام پر ٹھونس دیا گیا ہے۔ مزید برآں قومی اسمبلی نے مارشل لاء کے دور کے تمام اقدامات پر توثیق کی مہر ثبت کردی ہے۔ آرٹیکل اے ۲۷۰ کے تحت ان اقدامات کو کسی بناء پر بھی خواہ وہ بدنیتی پر مبنی ہوں یا اختیار سے تجاوز، کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جاسکتا'' (ایضاً صفحہ ۱۴۴)

ضیاء اور ''نفاذ اسلام''

جہاں تک ضیاء صاحب کے نفاذ اسلام کا تعلق ہے جناب جسٹس ڈاکٹر جاوید اقبال صاحب کا بیان پوری حقیقت کی صحیح معنوں میں عکاسی کرتا ہے۔ آپ کو خود ضیاء صاحب نے پنجاب ہائی کورٹ کا قائم مقام چیف جسٹس مقرر کیا پھر انہیں کے دور میں سپریم کورٹ کے جج کے منصب پر پہنچے جناب جسٹس صاحب فرماتے ہیں:

''مجھے ضیاء الحق صاحب کے متعلق یہ خیال تھا کہ وہ اس طرح کا اسلامی معاشرہ وجود میں لائیں گے جس کا خواب علامہ اقبال نے دیکھا تھا لیکن رفتہ رفتہ میں نے محسوس کیا کہ وہ اس ڈگر سے ہٹ کر کسی اور طرف چلے گئے ہیں اور ایک ایسا نقطہ نگاہ اسلام کے متعلق پیش کر رہے ہیں جو ان کے اپنے اقتدار کو جائز قرار دینے کیلئے سوٹ کرتا ہے۔ حالانکہ شاید وہ اس انداز فکر کے نہیں تھے لیکن سیاسی مصلحت کی وجہ سے انہوں نے مختلف کردار اختیار کیا۔ میں یہ بات ضیاء الحق صاحب کی زندگی میں کہتا رہا کہ جسے وہ اسلامائزیشن کہتے ہیں اصل میں یہ منافقت ہے صحیح اسلام کا انعقاد نہیں''

(یادیں صفحہ ۱۳۵ از ڈاکٹر جسٹس جاوید اقبال، مرتبہ تنویر ظہور۔ بار اوّل اکتوبر ۱۹۹۰ء ناشر فضل حق اینڈ سنز پبلشرز (پرائیویٹ لمیٹڈ لاہور)

جماعت اسلامی اور فرعون وقت

ضیاء صاحب کے ''مارشل لائی اسلام'' کی نبی ٹیم کے ترجمان رسالہ ''ایشیا'' نے ضیاء صاحب کی زندگی میں ایک ادارتی نوٹ میں یہ انکشاف کیا کہ:

''یہ انکشاف ہمارے لئے حیرت انگیز ہوگا اگر معلوم ہو جائے کہ وفاقی شرعی عدالت کے کسی فیصلے سے کوئی تبدیلی آئی ہے اس کے برعکس پریس میں جو خبر آئی وہ اس پہلو سے انتہائی مایوس کن تھی کہ وفاقی شرعی عدالت اپنی مجبوریوں کی بناء پر نہ صرف یہ کہ کوئی قابل ذکر کام انجام نہیں دے سکی بلکہ اس نے کوئی فیصلہ دیا تو اسے روک دیا گیا۔ اور جب عدالت نے اپنے فیصلے پر اصرار کیا تو اس کے چیف جسٹس کو بیک بنی و دو گوش تبدیل کردیا گیا۔

وفاقی شرعی عدالت کے چیف جسٹس آفتاب حسین صاحب کو جب اس منصب سے فارغ کیا گیا تو انہوں نے ایک انٹرویو میں انکشاف کیا کہ عدالت کا جو بھی فیصلہ حکومت کو اپنے منشاء کے خلاف محسوس ہوا حکومت نے اس کے خلاف سپریم کورٹ میں اپیل کرکے اس کو غیر موثر بنادیا او حکومت کی اپیلوں سے یہ فیصلے برسوں سے سرد خانے میں پڑے ہوئے ہیں کیونکہ حکومت نہیں چاہتی کہ یہ فیصلے نافذ العمل ہوں۔ انہوں نے وفاقی شرعی عدالت کے تین فیصلوں کی نموٹا نشاندہی کی جو حکومت کو ناگوار خاطر ہوئے'' (نوائے وقت لاہور۔ ۱۳ جنوری ۷۶ء) ان تینوں فیصلوں نے مارشل لاء حکومت کو سخت برانگیختہ کیا اور جسٹس آفتاب حسین صاحب کو چلتا کردیا گیا۔ جسٹس آفتاب حسین صاحب کی وفاقی شرعی عدالت نے انکشاف کیا کہ یہ تصور درست نہیں کہ نفاذ اسلام کا نعرہ لگانے والی حکومت کے تحت عدلیہ آزاد ہے۔

اس سے بخوبی اندازہ کیا جاسکتا ہے کہ حکومت کے نزدیک نعرہ نفاذ اسلام کا حقیقی مفہوم کیا ہے؟ سچی بات یہ ہے کہ یہ نفاذ اسلام کے نعرے کے تحت نفاذ اسلام کے عمل کو روکنے کی فنکارانہ سعی ہے''

(ہفت روزہ ایشیاء ۱۴/ جون ۸۷ء صفحہ ۹۔۱۰)

جماعت اسلامی کے ایک اور رہنما پروفیسر غفور احمد صاحب نے ایک انٹرویو میں بتایا کہ ''جہاں تک اسلام میں مجموعی نظام کا تعلق ہے۔ کوئی آدمی اس سے انکار نہیں کرسکتا کہ مارشل لاء براہ راست اسلام کی ضد ہے۔ مارشل لاء نفی کرتا ہے اسلام کی اسلام یہ کہتا ہے کہ اس میں حکمرانی اللہ تعالیٰ کی ہوگی شریعت کی بالادستی ہوگی۔ قرآن و سنت کی بالادستی ہوگی لیکن مارشل لاء میں قرآن وسنت کے مقابلے میں مارشل لاء حکام کو بالادستی حاصل ہوتی ہے۔ اسلئے جب تک مارشل لاء نافذ ہو۔ اس میں اسلام نافذ کرنا بالکل اجتماع ضد میں ہے۔ لہٰذا میں سمجھتا ہوں کہ موجودہ حکومت میں اسلام کے حوالے سے...... اسلام کو بہت نقصان پہنچایا گیا ہے ملک کے اندر بھی اور ملک کے باہر بھی اسلام کو بدنام کیا گیا ہے۔ جب لوگ یہ دیکھیں گے کہ اسلام مارشل لاء کے ذریعہ نافذ ہوتا ہے یا اسلام مارشل لاء کی اجازت دیتا ہے اور مارشل لاء میں وہ تمام انسانی حقوق ختم ہو جاتے ہیں جن کی اسلام اجازت دیتا ہے موجودہ حکومت نے انسانی حقوق کو مارشل لاء کے ذریعہ ختم کیا لیکن اپنے ان اقدامات کو اسلام کا نام دیا گیا۔ اسی طرح سے دنیا بھر کو گویا یہ تاثر دیا گیا کہ اسلام شخصی حکمرانی کی بہت بڑی ضمانت ہے اور یہ انسانی اور جمہوری حقوق کی نفی کرتا ہے'' (مارشل لاء کا وائٹ پیپر صفحہ ۴۷۴ و ۴۷۵۔ مرتبہ ستار طاہر بار اوّل اگست ۱۹۸۷ء ناشر آغا میر حسین کلاسیک (چوک ریگل) دی مال۔ لاہور)

امریکی اسلام کے ایجنٹ علماء کا پراپیگنڈہ

اس کے برعکس فروری ۱۹۸۳ء میں امریکہ سے بعض علماء پاکستان میں بھجوائے گئے جنہوں نے خوابوں کی بنا پر یہ پراپیگنڈا کیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ضیاء کو بھٹو کی جگہ پاکستان کا صدر مقرر کیا ہے تا اسلام کو نافذ کرسکیں جس پر ہر طبقہ کی طرف سے شدید احتجاج کیا گیا چنانچہ ایم آر ڈی پنجاب کے جنرل سیکرٹری سید امیر حسین گیلانی نے کہا ''موجودہ حکومت نے اسلام کے نفاذ کیلئے کوئی پیش رفت نہیں کی بلکہ یہ تو اسلام کو بدنام کرنے کا باعث بن رہی ہے اور ساڑھے

پانچ سالہ دور میں عوام میں اسلام کے خلاف نفرت پیدا کرنے کا سہرا اس حکومت کے سر ہے اور یہ جو علماء امریکہ سے وارد ہوکر پاکستان کے معاملات میں مداخلت کررہے ہیں یہ سامراجی ایجنٹ ہیں''

(جنگ ۱۸ فروری ۱۹۸۳ء صفحہ ۱، ۸)

اہل حدیث علماء میں سے حافظ عبد القادر روپڑی نے بیان دیا کہ:۔

''نام نہاد خود غرض اور خوشامدی مولویوں کا یہ بیان کردہ خواب بھی واقعہ کے خلاف ہے کہ رسول خدا نے جنرل ضیاء الحق کو پاکستان کا حکمران بنایا کیونکہ جنرل ضیاء خود کہتے ہیں کہ وہ فوج کے نمائندے کی حیثیت سے برسراقتدار آئے ہیں''۔

بعض دیگر ممتاز علماء نے امریکی علماء کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا:

''حدیث میں آیا ہے کہ خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے اس سے قطعی مراد یہ نہیں کہ لوگوں کے خوابوں پر فیصلے کئے جائیں اگر اس طرح کی بات مراد ہوتو پھر دنیا کے قوانین اور ضابطے مذاق بن کر رہ جائیں اس لئے اسلام کی ساری تاریخ میں خواب کی بناء پر کسی قضیہ کا فیصلہ نہیں سنایا گیا''۔

ہائی کورٹ ایسوسی ایشن کے صدر محمد وصی ظفر نے کہا:

''میں امریکی علماء کے فتووں سے متعلق یہ خبر پڑھ کر بہت حیران ہوا ہوں کیونکہ ان کا یہ فتویٰ اسلام کی توہین کے مترادف ہے اور حمیت اسلامی کیلئے ایک چیلنج ہے اور ہمارے اندرونی معاملات میں مداخلت ہے انہوں نے کہا کہ ہمارے علماء کی موجودگی میں اس فتویٰ تجارت کی کوئی ضرورت نہیں ہے اور اس کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

یہ فتویٰ کسی خاص مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے''

(جنگ ۱۴ فروری ۱۹۸۳ء صفحہ ۱۔۸)

قریشی اسلم کے اغوا کا ناٹک

امریکی علماء کی آمد کے صرف چند روز بعد قریشی اسلم کے اغواء کا شاخسانہ کھڑا کردیا گیا اور پھر ''یہ خاص مقصد'' ۲۶/ اپریل ۱۹۸۴ء کو جماعت احمدیہ کے خلاف تعزیزی آرڈی نینس کی شکل میں کھل کر سامنے آگیا جس پر سپریم کورٹ اور ہائی کورٹ کے نصف درجن سابق ججوں نے اپنے مشترکہ بیان میں مطالبہ کیا کہ: ''پاکستان میں سب کو اپنی پسند کے مذہب پر عمل کرنے کی اجازت ہونی چاہئے۔ انہوں نے کہا احمدیہ فرقہ یا کسی اور فرقہ کے افراد پر طریقہ عبادت اور کلمہ پڑھنے پر موجودہ پابندیاں ان حقوق کی شدید خلاف ورزی ہے جن کی ضمانت مملکت نے تمام شہریوں کو دی گئی ہے۔ نیز یہ بنیادی انسانی حقوق کے تصور کی بھی نفی ہے''

اس بیان پر دستخط کرنے والوں نے قائداعظم کی پہلی دستور ساز اسمبلی میں اس تقریر کا حوالہ دیا جس میں اُنہوں نے کہا تھا کہ:

''تم آزاد ہو۔ تم اپنے مندروں میں جانے پر آزاد ہو۔ تم اپنی مسجدوں اور دیگر عبادت گاہوں میں آزادی سے جاسکتے ہو۔ پاکستان میں تم کسی بھی مذہب یا ذات یا عقیدہ سے تعلق رکھ سکتے ہو۔ کاروبار مملکت سے اِس کا کوئی سروکار نہ ہوگا''۔

ذیل کے اصحاب نے اس مشترکہ بیان پر دستخط فرمائے تھے:۔

سپریم کورٹ آف پاکستان کے سابق جج جناب فخر الدین جی ابراہیم مغربی ہائی کورٹ کے سابق جج مسٹر علی سعید، مسٹر فضل غنی، سندھ ہائی کورٹ کے جناب عبد الحفیظ میمن، اے کیو صحالے پوتہ اور مسٹر جی ایم شاہ''

ضیاء حکومت کا ظلم واستبداد
عدلیہ کی شمشیر وسنان سے

پاکستان کے ایک مشہور قانون دان جناب اصغر علی گھرال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ اپنی معرکۃ آراء تالیف ''اسلام یا مُلاّ ازم'' میں آرڈی نینس کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔ جناب اکبر الٰہ آبادی نے فرمایا تھا

رقیبوں نے رپٹ لکھوائی ہے جاجا کے تھانے میں
کہ اکبر نام لیتا ہے خدا کا اس زمانے میں

اُس زمانے میں یہ شعر شاید شاعرانہ مبالغہ ہوگا۔ کافر انگریز کی حکومت میں خدا کا نام لینے پر کسی نے کوئی پابندی عائد نہیں کی تھی کوئی رپٹ نہیں لکھوائی تھی۔ یہ ''سعادت'' صرف موجودہ اسلامی دور کو نصیب ہوئی ہے ''غیر مسلموں'' کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اس کی معبودیت کے اقرار کی اجازت نہیں۔ یہ جرم قابل دست اندازی پولیس ہے خلاف ورزی کی صورت میں آپ گرفتار ہوسکتے ہیں، سزا پاسکتے ہیں۔ ہوکیا سکتے ہیں ہورہے ہیں۔ پاکستان کی عدالتوں میں ایسے بے شمار مقدمات چل رہے ہیں جن میں کلمہ طیبہ پڑھنے، کلمہ کا بیج لگانے، درود شریف پڑھنے، اذان دینے اور نماز جمعہ کی تیاری کے لئے وضو کرنے کے الزامات میں گرفتاریاں ہوئیں اور ''ثبوت جرم'' کے بعد عدالتوں سے باقاعدہ سزائیں دی گئی ہیں۔ ایسے بے شمار واقعات میں سے ۲۵ جون ۱۹۸۷ء کے روزنامہ ''جنگ'' لاہور سے ایک چھوٹی سی خبر ملاحظہ ہو...... عنوان ہے:

''اذان دینے پر قادیانی کو دو سال قید''

بدوملہی (نامہ نگار) سول جج بااختیار دفعہ ۳۰ ضابطہ فوجداری ناروال نے بدوملہی کے ایک قادیانی نوجوان مسعود احمد بٹ کو ۲ سال قید اور ۲ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی ہے۔ مسعود بٹ نے ایک سال قبل انٹی احمدیہ آرڈیننس کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اذان دی تھی، ایک تحریری درخواست پر مقامی پولیس نے اس کے خلاف مقدمہ درج کرکے گرفتار کرلیا تھا۔

تفصیل اِس جرم کی یہ ہے کہ قادیانی نوجوان نے بآواز بلند کہا تھا کہ ''اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے، اللہ سب سے بڑا ہے''

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''

''میں گواہی دیتا ہوں کہ محمدؐ اللہ کے رسول ہیں''

''نماز کی طرف آؤ'' ''بھلائی کی طرف آؤ''

''اللہ سب سے بڑا ہے'' ''اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں''

اس معروضی صورت حال سے چند سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کیا اس اسلامی مملکت میں ''رب العالمین'' فقط ''رب المسلمین'' ہے؟ اور کیا اب

۱۔ غیر مسلموں کو اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کے اقرار کی اجازت نہیں؟

۲۔ غیر مسلموں کو محمد ﷺ کو اللہ تعالیٰ کا رسول تسلیم کرنے کی اجازت نہیں؟

۳۔ غیر مسلموں کو اجازت نہیں کہ وہ قرآن پاک کو نظام حیات کیلئے بہترین کتاب ہدیٰ قرار دیں اور کیا ان کو قرآن پاک کی صداقتوں اور احکام پر عمل پیرا ہونے کی اجازت نہیں؟

ان سوالات کے ''ہاں'' میں جوابات کے لئے قرآن پاک سے کیا جواز ہے؟ اور نفی کی صورت میں ''کلمہ طیبہ'' پڑھنے پر پکڑ دھکڑ اور قید و بند کیوں ہے۔

اسلام کی ڈیڑھ ہزار سالہ تاریخ کے مختلف ادوار میں یہ الزام تو لگتا رہا کہ مسلمانوں نے زبردستی کافروں کو کلمہ پڑھوایا البتہ کلمہ پڑھنے والوں کو بنوک شمشیر اس سے باز رکھنے کی کوئی مثال پہلے نہیں ملتی۔

مگر اس آرڈیننس کے تحت جرائم کی یہ فہرست یہیں تک محدود نہیں رہے گی وقت گزرنے کے ساتھ ملا کے مطالبات اور آرڈیننس کے دائرے وسیع ہوتے جائیں گے۔ غیر مسلموں کے تمام اعمال جو مشتبہ بالاسلام ہونے کا احتمال ہے قابل دست اندازی پولیس جرائم کی زد میں آسکتے ہیں مثلاً۔

۱۔ احمدیوں کا اپنے نومولود بچوں کے کانوں میں اذان دینا حالانکہ ہر بچہ فطرتِ سلیم لیکر پیدا ہوتا ہے اور ہمارے عقیدہ کے مطابق وہ مسلم ہوتا ہے۔

۲۔ رمضان المبارک میں مسلمانوں کی طرح روزہ رکھنا روزے رکھنے کی تیاری کرنا اور روزے کی افطاری (احمدیوں) کو دن کے وقت کھانا کھلوا کر پولیس باقاعدہ ٹیسٹ لیا کرے گی کہ کہیں چوری چھپے روزہ تو نہیں رکھ لیا۔

۳۔ ختنہ کروانے پر یہ عذر مسموع نہیں ہوگا کہ یہودی اور بعض دیگر اقوام میں ختنہ رائج ہے۔

۴۔ مسلمانوں کا نام رکھنے پر حالانکہ بیشتر نام مسلمانوں، عیسائیوں اور یہودیوں تک میں مشترک ہیں بلکہ بادنی تصرف ہندوؤں اور سکھوں کے بھی وہی نام ہیں۔

۵۔ مسلمانوں کا سا لباس پہننے اور مسلمانوں کی سی داڑھی رکھنے پر۔

۶۔ وضو کرنے مسلمانوں کی طرح نماز پڑھنے، گھر میں لوٹا یا مصلّی رکھنے پر۔

۷۔ قرآن پاک کا پڑھنا اور کتاب اللہ کو گھر میں رکھنا ممنوع ہوگا۔ بلکہ قرآن پاک کے نسخے کی برآمدگی کی صورت میں منشیات اور ناجائز اسلحہ سے زیادہ سزا کا مستحق ہوگا (میں نے اگلے دن ایک ساٹھ سالہ احمدی خاتون کو قرآن پاک حفظ کرتے دیکھا ہے۔ وجہ پوچھی تو کہنے لگیں جب مولوی لوگ یہ خزانے میرے گھر سے اُٹھا کر لے جائیں گے تو تلاوت کیسے کروں گی۔ اور یہ کہتے ہوئے اُس کی آنکھوں کے موتی جھڑ رہے تھے)

۸۔ ان پر مسلمانوں کی طرح ذبیحہ اور حلال گوشت کھانے پر پابندی لگ سکتی ہے اور ''کافری'' کی تصدیق و توثیق کیلئے ان کو حرام گوشت کھانے پر مجبور کیا جاسکتا ہے۔

یہ دائرہ پھیلتا ہی جارہا ہے مگر کیا آپ اسے مذاق سمجھ رہے ہیں؟ جب پہلے دن میں نے یہ خبر پڑھی تھی کہ کلمہ پڑھنے پر یا کلمہ کے بیج لگانے پر چند نوجوانوں کو گرفتار کرلیا گیا ہے تو میں نے بھی اسے مذاق ہی سمجھا تھا کہ ربّ العالمین اور رحمت للعالمین کا نام لینے پر پابندی کیسے لگ سکتی ہے؟ جسٹس ایم آر کیانی مرحوم نے فرمایا تھا کہ بعض انسانی حقوق اتنے بنیادی ہوتے ہیں کہ اُن پر پابندی لگائے جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا مگر اب وہ زمانہ بھی بیت گیا۔ اب شاعر یہ کہنے کی جسارت نہیں کرسکتا۔

تجھے کیا پڑی ہے زاہد مری طرز بندگی سے
نہ حرم تری وراثت نہ خدا ترا اجارا

پرانے زمانے کے بادشاہ بعض مخالفین کو بھوکے شیروں کے پنجرے میں پھینک کر تماشا دیکھا کرتے تھے پاکستان کے بادشاہ لوگ اس شاندار روایت کو پھر زندہ کررہے ہیں'' (اسلام یا ملاّ ازم صفحہ ۱۴۶ تا ۱۵۱ مؤلفہ اصغر علی گھرال ایڈووکیٹ ہائی کورٹ، ناشر مکتبہ الوکیل عزیز بھٹی شہید روڈ گجرات۔ اکتوبر ۱۹۸۸ء)

پاکستان کے ایک اور قانون دان جناب حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ نے اپنی کتاب ''آمریت کے سائے'' میں بھی اُن خونی اور دردناک مظالم پر روشنی ڈالی ہے جو ضیاء دور میں کلمہ توحید کے پروانوں پر نہایت بے دردی کے ساتھ ڈھائے گئے اور بتایا ہے کہ کس طرح بہت سی احمدی عبادتگاہوں کو یا تو مسمار کردیا گیا یا سربمہر کردیا گیا'' اسی طرح راہوالی، بھکر، ملتان، گوجرانوالہ اور جھنگ میں قادیانی جماعت کی مساجد کو آگ لگا کر گرادیا گیا مگر حکومت کی طرف سے مجرموں کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی گئی جبکہ بعض مقامات پر مقامی حکام کے احکام کے تحت اُن کی موجودگی میں کلمہ طیبہ کھرچ کر مٹادیا گیا۔ مثال کے طور پر ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کوئٹہ اور سب ڈویژنل مجسٹریٹ راولپنڈی کے حکم پر قادیانی جماعت کی مساجد سے کلمہ طیبہ مٹادیا گیا'' (صفحہ ۳۸۲)

(باقی صفحہ 14 پر ملاحظہ فرمائیں)

ساتواں ۱۵ روزہ تربیتی کیمپ

برائے پنجاب۔ہریانہ، اترانچل، ہماچل، راجستھان، مدھیہ پردیش

اللہ تعالیٰ کے فضل سے امسال بھی نظارت اصلاح وارشاد کو نومبائعین کا ساتواں تربیتی کیمپ 7 تا 21 جون کو منعقد کرنے کی توفیق ملی۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کی ہدایت کے مطابق 2000ء میں قادیان میں نومبائعین کے تربیتی کیمپ کا آغاز ہوا۔امسال اس کیمپ میں پنجاب، ہریانہ، ہماچل، اترانچل، مدھیہ پردیش اور راجستھان کے 560 نومبائع طلباء اور طالبات شریک ہوئے جس تناسب سے شرکاء کیمپ کی تعداد میں اضافہ ہوا اسی تناسب سے جملہ انتظامات میں بھی بہتری پیدا کی گئی۔اب تک منعقد ہونے والے کیمپوں کی تفصیل تعداد طلباء کے لحاظ سے درج ذیل ہے۔

سال	کیمپ	تعداد طلباء	تعداد طالبات	میزان	صوبہ جات
2000	پہلا	65	---	65	پنجاب۔ہماچل۔ہریانہ
2001	دوسرا	185	65	250	پنجاب۔ہماچل۔ہریانہ
2002	تیسرا	221	86	307	پنجاب۔ہماچل۔ہریانہ۔اترانچل
2003	چوتھا	227	92	319	پنجاب۔ہماچل۔ہریانہ۔اترانچل۔راجستھان
2004	پانچواں	265	85 متفرق 75	425	پنجاب۔ہماچل۔ہریانہ۔اترانچل۔راجستھان
2005	چھٹا	347	139	486	پنجاب۔ہماچل۔ہریانہ۔اترانچل۔راجستھان
2006	ساتواں	410	150	560	پنجاب۔ہماچل۔ہریانہ۔راجستھان۔اترانچل۔مدھیہ پردیش

اب تک مجموعی طور پر کیمپوں سے مستفید ہونے والوں کی کل تعداد 2412 ہو چکی ہے۔یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ اس کیمپ میں اب تک شامل ہونے والے طلباء میں سے قریباً دو درجن سے زائد طلباء اپنی زندگیاں وقف کر چکے ہیں۔

انتظامات: اس کیمپ کے تمام انتظامات کیلئے مکرم ناظر صاحب اصلاح وارشاد نے مکرم مولوی تنویر احمد صاحب خادم کو اس کیمپ کا نگران اعلیٰ مقرر فرمایا۔حضور کی جانب سے بجٹ آنے پر ایک انتظامی کمیٹی تشکیل دی گئی۔جس میں مکرم مولوی سفیر احمد صاحب شمیم نائب ناظر اصلاح وارشاد اور مکرم مولوی سید عزیز احمد صاحب مہتمم مقامی ایڈیشنل نگران برائے انتظامی امور تھے۔مکرم مولوی زین الدین صاحب حامد نگران برائے تعلیمی امور اور خاکسار سید مبشر احمد عامل مربی سلسلہ قادیان نگران برائے تربیتی امور مقرر ہوئے۔

نیز تمام شعبوں کے منتظمین بنائے گئے اور ڈیوٹیاں تقسیم کی گئیں اور جلسہ سالانہ کی طرز پر باقاعدہ ڈیوٹی شیٹ تیار کی گئی۔

اس سال طلباء کی بڑھتی ہوئی تعداد کے پیش نظر احاطہ جامعۃ المبشرین میں طلباء کے ٹھہرنے کا علیحدہ انتظام کیا گیا وہاں ہر قسم کی سہولت موجود ہے۔طالبات کی رہائش کا انتظام تعلیم الاسلام ہائی اسکول میں کیا گیا اور تعلیم الاسلام سکول کے کمپاؤنڈ میں ہی طالبات کی کلاسز بھی لگتی رہیں۔

امسال احاطہ جامعۃ المبشرین میں علیحدہ لنگر کا انتظام کیا گیا۔جس میں ہر روز 600 کس کھانا تیار ہوتا تھا۔اس سال اس تربیتی کیمپ میں شامل ہونے والے تمام طلباء اور طالبات کی باقاعدہ رجسٹریشن کی گئی اور ان کو رجسٹرین کارڈ دیئے گئے۔قادیان میں شدید گرمی تھی ہمارے اس علاقے میں گرمیوں میں بجلی بہت کم آتی ہے لہٰذا منتظم صاحب بجلی اور ان کا سٹاف 24 گھنٹے ڈیوٹی پر رہے اور بجلی جاتے ہی جنریٹر چلایا گیا۔

تعلیمی امور: حسب سابق اس کیمپ کیلئے نہایت ہی جامع اور مختصر نصاب مقرر کیا گیا جو مختلف شعبہ ہائے زندگی اور مسائل دینی پر مشتمل تھا۔اور اس پروگرام کو امسال طلباء کی سہولت کیلئے ہندی زبان میں فولڈر کی شکل میں شائع کی گیا۔علاوہ ازیں مختلف عناوین پر علماء کی تقاریر، سوال و جواب خلفاء کرام کے خطابات بذریعہ ویڈیو اور mta سے دکھائے جاتے رہے۔اس کے علاوہ طلباء قادیان کے مقدس روحانی ماحول سے خوب مستفید ہوئے۔مسجد مبارک مسجد اقصیٰ و بیت الدعا اور دیگر مقامات مقدسہ کی زیارت کی۔

علمی مقابلہ جات: تربیتی کیمپ کے بارہویں دن سے ہی دوپہر کے وقت علمی مقابلہ جات شروع کر دئے گئے۔ان مقابلہ جات میں تقاریر تلاوت قرآن مجید نظم اور اذان ہیں علمی مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والے طلباء میں اختتامی تقریب کے موقع پر انعامات تقسیم کئے گئے۔

سپورٹس: طلباء اور طالبات کیلئے روزانہ شام کے وقت کھیلنے کا بھی انتظام کیا گیا تھا۔ان کو کھیلوں کا سامان دیا گیا تھا۔طلباء فٹ بال والی بال کبڈی اور کرکٹ کھیلتے تھے۔تربیتی کیمپ کے آخری دنوں میں طلباء کے ورزشی مقابلہ جات کروائے گئے ان میں فٹبال، کرکٹ۔رسہ کشی شامل ہیں مقابلہ جات میں پوزیشن لینے والوں میں انعامات تقسیم کئے گئے۔

تربیتی امور: کیمپ شروع ہونے سے قبل ہی معلمین کرام کے ساتھ میٹنگ کی گئی اور ان کو مختلف ذمہ داریاں دی گئیں۔معلمین کرام کے بھرپور تعاون اور محض اللہ کے فضل سے ہمارے سارے پروگرام کامیاب رہے۔روزانہ فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس ہوتا تھا اور بعد نماز عصر ملفوظات کا درس ہوتا تھا۔امسال طے یہ پایا کہ طلباء روزانہ مسجد مبارک میں نماز مغرب ادا کیا کریں گے۔اور مسجد مبارک میں ہی تربیتی جلسہ ہوگا اور ہر روز ایک عالم سلسلہ کی تقریر ہوگی جلسہ ختم ہونے پر مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کریں گے۔روزانہ طلباء عصر عصر کی نماز پڑھ کر احمدیہ گراؤنڈ میں آکر کھیلتے تھے اس کے بعد نماز مغرب کیلئے مسجد مبارک میں آجاتے تھے۔نماز پڑھ کر جلسہ سنتے تھے اور مسجد اقصیٰ میں نماز عشاء ادا کرنے کے بعد واپس گیسٹ ہاؤس چلے جاتے تھے۔جن علماء کرام نے تربیتی اجلاس میں تقاریر کیں ان کے اسماء بغرض دعا تحریر ہیں۔مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم، مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب، مکرم مولوی سلطان احمد صاحب، مکرم مولوی تنویر احمد صاحب، مکرم مولوی عبدالوکیل صاحب نیاز، مکرم مولوی محمد ایوب صاحب ساجد اور خاکسار سید مبشر احمد عامل۔مکرم مولوی مظفر احمد صاحب ظفر، مکرم ڈاکٹر طارق احمد صاحب، مکرم ڈاکٹر عبدالرشید صاحب بدر۔مکرم مولوی محمود احمد صاحب خادم، مکرم شیراز احمد صاحب، مکرم قریشی محمد فضل اللہ صاحب۔

مقامات مقدسہ کی زیارت: تمام معلمین کرام نے آئے ہوئے طلباء کو وقتاً فوقتاً مقامات مقدسہ کی زیارت کروائی اور تعارف کروایا۔نیز روزانہ بہشتی مقبرہ میں دُعا کیلئے جاتے تھے۔اور بیت الدعا میں جا کر دعا بھی کرتے تھے ایک دن بعد نماز فجر طلباء نے وقار عمل بھی کیا۔

امتحان: پندرہ روزہ مرتب نصاب کے مطابق کیمپ کے اختتام پر تحریری امتحان لیا گیا۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے پونے تین صد طلباء اور 143 طالبات امتحان میں شامل ہوئیں۔اس امتحان میں پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات کے علاوہ ہر سال اسناد بھی دی جاتی ہیں۔اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر سال تربیتی کیمپ میں طلباء کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے اور معیار میں بہتری آتی جا رہی ہے۔ہر سال انتظامات میں بھی بہتری آتی جا رہی ہے۔

اختتامی تقریب و تقسیم انعامات: مورخہ 21.6.06 کو بعد نماز مغرب وعشاء اختتامی تقریب احمدیہ گیسٹ ہاؤس میں عمل میں آئی۔اس اجلاس کی صدارت مکرم مولانا محمد انعام صاحب غوری قائم مقام ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے فرمائی۔تلاوت قرآن کریم و نظم کے بعد تین طلباء نے اپنے تاثرات پیش کئے۔اس کے بعد مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نگران اعلیٰ تربیتی کیمپ نے رپورٹ پیش فرمائی اور احباب کا شکریہ ادا کیا بعد ازاں مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم ناظر دعوت الیٰ اللہ نے تقریر فرمائی اور طلباء کو قیمتی نصائح سے نوازا۔مکرم صدر اجلاس نے علمی و ورزشی مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والوں میں انعامات تقسیم کئے۔آخر میں صدر اجلاس نے اپنے صدارتی خطاب میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ کیمپ ہر لحاظ سے کامیاب رہا۔انشاء اللہ ہماری ہر سال کوشش ہوگی کہ طلباء کی تعداد کے ساتھ ساتھ کیمپ کے معیار میں مزید بہتری پیدا ہو اور زیادہ سے زیادہ نومبائعین یہاں سے تربیت پا کر واپس جائیں۔مکرم صدر اجلاس نے طلباء کو نصیحت کی کہ جو کچھ اس کیمپ سے آپ نے سیکھا ہے اس کو بھلانا نہیں بلکہ ہمیشہ اپنی زندگیوں کا حصہ بنانا ہے۔اسلام کی جو اصل تعلیم اب آپ نے پائی ہے ہمیشہ اسی کو اپنے شامل حال رکھنا ہے۔آخر میں دُعا کروائی اور اجلاس اختتام پذیر ہوا۔اجلاس کے اختتام پر احمدیہ گیسٹ ہاؤس میں ہی طلباء کے ساتھ تمام درویشان کرام ناظر صاحبان افسران صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ اور منتظمین و معاونین حضرات مشترکہ کھانے کے پروگرام میں شامل ہوئے۔

مکرم مولانا تنویر احمد صاحب خادم نے اپنے خطاب (شکریہ احباب) میں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا بیحد شکر ہے اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں ہیں کہ موسم خوشگوار رہا اور کسی قسم کی پریشانی نہیں ہوئی اور یہ کیمپ ہر لحاظ سے کامیاب رہا اسی طرح موصوف نے ان سبھی افراد کا بھی شکریہ ادا کیا جنہوں نے اس کیمپ کو کامیاب کرنے میں کسی نہ کسی رنگ میں تعاون کیا۔اللہ تعالیٰ اس کیمپ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے اور اس کے بہتر نتائج ظاہر ہوں۔آج تک جن طلباء نے اس کیمپ میں شمولیت کی ہے اللہ تعالیٰ ان کی ایمان و خلوص میں برکت عطا فرمائے۔آمین

(سید مبشر احمد عامل۔نگران تربیتی امور کیمپ 2006)

خریداران بدر سے گذارش

کیا آپ نے بدر کا سالانہ چندہ خریداری ادا کر دیا ہے اگر نہیں تو براہ کرم اپنی مقامی جماعت کے سیکرٹری مال یا نمائندہ بدر کو بذریعہ منی آرڈر یا بنک ڈرافٹ ارسال فرمائیں تا کہ آپ کا بدر مستقل جاری رہے۔(مینیجر بدر)

خلافت جوبلی دُعائیہ پروگرام

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صد سالہ خلافت جوبلی کی کامیابی کیلئے احباب جماعت کو نوافل، روزوں اور دعاؤں کا پروگرام دیا ہوا ہے۔احباب سے گزارش ہے کہ اس پروگرام کو پابندی سے جاری رکھیں اور ایک دوسرے کو بھی تلقین کرتے رہیں۔اللہ تعالیٰ خلافت کے بابرکت سایہ کو ہمیشہ ہمارے سروں پر رکھے۔آمین۔(ادارہ)

انصار اللہ کا اندورہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

12 مئی کو مسجد احمدیہ میں زیر صدارت مکرم زعیم انصار اللہ جماعت احمدیہ اندورہ جلسہ سیرۃ النبیؐ ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم راجہ منظور احمد خان صاحب صدر جماعت احمدیہ اندورہ نے اور صدر اجلاس مکرم راجہ محمد ابراہیم خان صاحب نے تقریر کی۔ اس اجلاس میں تمام انصار، خدام اور اطفال نے حصہ لیا۔ مولیٰ کریم ان کو جزائے خیر عطا کرے۔
(زعیم انصار اللہ اندورہ)

کلکتہ میں خدام و اطفال کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کلکتہ نے سالانہ اجتماع 25 جون کو منعقد کیا درس القرآن کے بعد حاضرین نے ناشتہ کیا اجتماع کا دوسرا اسیشن صبح 9 بجے شروع ہوا سب سے اول محترم جناب شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے لوائے خدام الاحمدیہ لہرا کر پروگرام کا آغاز فرمایا مسجد احمدیہ کے قرب میں ہی پارک سرکس کا وسیع اور عریض میدان ہے وہاں پر خدام اور اطفال کے ورزشی مقابلہ جات اور کھیلیں ہوئیں۔

ان مقابلہ جات کے دوران شربت روح افزا کا انتظام تھا۔ اطفال اور خدام کے والدین بھی کھیل دیکھ کر بے حد محظوظ ہوئے۔ ورزشی مقابلہ جات کے بعد مسجد احمدیہ میں علمی مقابلہ جات اطفال زیر صدارت محترم ماسٹر مشرق علی صاحب صوبائی امیر بنگال و آسام اور مہمان خصوصی محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس بھارت ہوئے

نماز ظہر اور عصر کے بعد دوپہر کا کھانا پیش کیا گیا جس میں اطفال اور خدام کے علاوہ انصار اور لجنات بھی شریک ہوئیں۔ بعدہ اطفال و خدام کے علمی مقابلے ہوئے۔ تقاریر کے بعد خدام نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد اختتامی اجلاس زیر صدارت محترم شعیب احمد صاحب ہوا اجلاس میں مہمانان خصوصی مکرم سید محمود احمد صاحب امیر جماعت کلکتہ۔ محترم منیر احمد صاحب حافظ آبادی محترم ظفر احمد صاحب نائب امیر جماعت احمدیہ کلکتہ محترم مولوی محمد مصلح الدین صاحب سعدی مبلغ سلسلہ کلکتہ اور صدر اجلاس نے نصائح اور مفید مشوروں سے نوازا۔ دعا کے بعد سالانہ اجتماع کا اختتام ہوا۔ جلسہ کی فوٹو گرافی بھی کی گئی۔ کثیر تعداد میں خدام و اطفال کی حاضری تھی انصار نے بھی شرکت کر کے حوصلہ افزائی کی۔ (تنویر احمد بانی قائد مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ)

سرکل آرہ میں نومبائعین کا تربیتی اجلاس

25.6.06 کو سرکل آرہ میں ایک تربیتی اجلاس مکرم صوبائی امیر صاحب بہار کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم پروفیسر امتیاز احمد صاحب آرہ۔ مکرم سید فضل احمد صاحب مبلغ آرہ نے تقریر کی آخر میں صدر اجلاس نے نومبائعین کو نصائح کیں دعا کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا اس اجلاس میں تقریباً 30-25 نومبائعین اور پرانے احمدی مرد و زن شامل ہوئے۔ حاضرین کے کھانے کا انتظام تھا۔
(محبوب حسن معلم وقف جدید بیرون۔ پٹنہ)

بنگلور میں تربیتی اجلاسات

مورخہ 4.6.06 کو مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور کا تربیتی جلسہ صبح گیارہ بجے مسجد احمدیہ دلسن گارڈن میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں مکرم قریشی عبد الحکیم صاحب نے دینی مسائل سے خدام کو روشناس کیا۔ نیز خدام کے بعض سوالات کے جوابات مکرم موصوف اور مکرم مولوی طارق احمد مبلغ سلسلہ بنگلور نے اختصار کے ساتھ دیئے۔

مورخہ 18.6.06 کو بعد نماز مغرب نمازوں کی پابندی کے تعلق سے مسجد احمدیہ بنگلور میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جلسہ کا آغاز مکرم طاہر احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا بعدہ مکرم مصدق احمد صاحب قائد مجلس نے عہد دہرایا۔ نماز کے تعلق سے ایک ہی تقریر مکرم مولوی طارق احمد صاحب مبلغ سلسلہ بنگلور کرناٹک نے کی۔

کثیر تعداد میں خدام نے اس تربیتی جلسہ سے فائدہ اُٹھایا۔ اللہ تعالیٰ جملہ خدام کو نماز کی اہمیت کو سمجھنے اور باقاعدگی کے ساتھ نمازوں کی پابندی کی توفیق عطا فرمائے (سید ثاقب)

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ کرناٹک کی مساعی

احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ میں موسمی تعطیلات میں نومبائعین خدام و اطفال کا ایک ماہ کا تربیتی کیمپ لگایا گیا دیودرگ سرکل گولگیرہ سرکل۔ ہل گوآ سرکل تھلک سرکل سے 21 نومبائعین جماعتوں کے 63 طلباء وقت مقررہ پر احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر گولگیرہ پہنچ گئے الحمد للہ۔ اس تربیتی کیمپ میں 13 خدام اور 50 اطفال نے شرکت فرمائی۔

نماز فجر و درس الحدیث کے بعد طلباء کو نماز سادہ ترجمہ عربی قصیدہ نظمیں یاد کرائیں ناشتہ اور دیگر ضروریات سے فارغ ہونے کے بعد ادعیۃ القرآن ادعیۃ الرسول حدیث یاد کرائی گئی اسی طرح اختلافی و دینی مسائل سے طلباء کو آگاہ کیا گیا بعد نماز عصر بچوں کے ورزشی مقابلہ جات کروائے جاتے رہے۔

بعد نماز مغرب طلباء کو اسلام اور احمدیت کے چھوٹے چھوٹے مضامین سے روشناس کرایا گیا۔ اس کے علاوہ جملہ طلباء کو صحیح تلفظ کے ساتھ قرآن مجید پڑھنے کی توجہ دلائی گئی۔ ہر روز بعد نماز عشاء ایم ٹی اے دکھانے کا خصوصی اہتمام کیا گیا نیز حسب موقعہ اردو کلاسز وقف نو کلاسز دکھائیں اور خاص طور پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ لائیو دیکھنے کا انتظام کیا گیا جملہ طلباء نے ایم ٹی اے سے بہت فائدہ اٹھایا۔ یہ تعلیمی و تربیتی کیمپ گذشتہ سالوں کی نسبت بہت ہی کامیاب رہا۔ نومبائعین کے طعام و قیام کا مکمل انتظام جماعتی طور پر کیا گیا۔ بچوں کی تعلیم و تربیت کے لئے مکرم سلیمان خان انچارج احمدیہ تعلیم الاسلام سنٹر اور مکرم جعفر احمد صاحب اور مکرم ٹی کے ابو بکر صاحب معلم مرتبہ پروگرام کے مطابق بچوں کی تعلیم و تربیت کے فرائض انجام دیتے رہے۔ اللہ تعالیٰ جملہ کارکنان اور نومبائعین کا حامی و ناصر رہے آمین۔ (طارق احمد مبلغ سلسلہ)

صوبائی سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کشمیر

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ امسال مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ صوبہ کشمیر کا بیسواں سالانہ اجتماع بمقام رشی نگر مورخہ 23-22 جولائی کو منعقد ہوا اس اجتماع میں شرکت کی غرض سے قادیان سے محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت مکرم مصباح الدین صاحب نیر مہتمم صحت جسمانی۔ محترم محمد اسماعیل صاحب طاہر مہتمم مال، محترم مولوی رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم اطفال تشریف لائے۔

مہمان خصوصی محترم شعیب احمد صاحب و دیگر مرکزی نمائندگان ٹھیک گیارہ بجے اجتماع گاہ میں تشریف لائے تمام مجالس سے آئے خدام و اطفال نے لائنوں میں کھڑے ہو کر صدر صاحب موصوف کا پرتپاک استقبال کیا۔ صدر صاحب موصوف نے لوائے احمدیت لہرایا افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت الحاج عبد الرحمن صاحب ایتو صدر جماعت رشی نگر و زونل امیر ضلع پلوامہ ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم مولوی ریاض احمد صاحب رضوان معلم سلسلہ نے کی اور اس کا اردو ترجمہ بھی سنایا مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے عہد دہرایا۔ اور مکرم شبیر احمد صاحب میر نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کا منظوم کلام "نونہالان جماعت مجھے کچھ کہنا ہے" ترنم سے پیش کیا نظم کے بعد مکرم امتیاز احمد صاحب صوبائی معتمد نے دوران سال کی رپورٹ پیش کی۔ سالانہ رپورٹ کے مطابق نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی مجالس درج ذیل ہیں۔

خدام الاحمدیہ:: اول رشی نگر۔ دوم: ناصر آباد۔ سوم چک ایمر چھ۔

اطفال الاحمدیہ:: اول رشی نگر۔ دوم چک ایمر چھ۔ سوئم بالسو۔

اس کے بعد مکرم نثار احمد صاحب ایتو قاعد علاقائی صوبہ کشمیر نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ مکرم مولوی غلام نبی صاحب نیاز مشنری انچارج سرینگر کشمیر نے تربیتی امور کی طرف خدام و اطفال کو توجہ دلائی۔ اس کے بعد محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب فرمایا۔ آپ نے سیدنا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی صفات اپنے اندر پیدا کرنے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خدام و اطفال کو نصیحت کی کہ اسلام ہمیں اطاعت و فرمانبرداری سکھاتا ہے اور ہمیں چاہئے کہ ہم نظام جماعت کی اطاعت و فرمانبرداری کریں۔ دُعا کے ساتھ افتتاحی اجلاس کی کارروائی ختم ہوئی۔ وقفہ برائے طعام اور نماز ظہر و عصر کے بعد مختلف علمی مقابلہ جات قریباً دس بجے رات تک ہوئے۔

23 جولائی بروز اتوار:: دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا جو مکرم ریاض احمد صاحب رضوان معلم سلسلہ نے پڑھائی بعد نماز فجر مکرم مولوی ناصر احمد صاحب ندیم معلم سلسلہ نے درس دیا۔ دوسرے دن بھی مختلف علمی و ورزشی مقابلہ جات منعقد ہوئے۔ ٹھیک ڈیڑھ بجے نماز ظہر و عصر کے معاً بعد اختتامی کارروائی کا آغاز محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت کلام پاک مکرم لئیق احمد صاحب نائیک نے کی۔ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ مکرم محمود احمد صاحب عارف آف شورت نے منظوم کلام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سنایا۔ بعدہ مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب طاہر مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے اس اجتماع کی اغراض و مقاصد بیان کئے۔ دوسری تقریر مکرم مولوی رفیق احمد صاحب بیگ مہتمم اطفال نے کی۔ اس کے بعد مکرم شبیر احمد صاحب میر، بشارت احمد صاحب گنائی، مسعود احمد صاحب گنائی، طاہر احمد اور مدثر احمد صاحب گنائی نے ترانہ "خدام احمدیت" پیش کیا۔ اس کے بعد محمد اسحاق صاحب گنائی صدر اجتماع کمیٹی نے جملہ مہمانان کرام اور مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے خدام و اطفال کا شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد صدر اجلاس محترم شعیب احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت نے خطاب میں فرمایا کہ یہ اجتماعات بہت ہی بابرکت ہوتے ہیں خدام الاحمدیہ کا ماٹو ہے کہ نیکیوں میں ایک دوسرے سے سبقت لے جائیں صدر صاحب موصوف نے خدام کو نماز پڑھنے اور ضروری امور کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد تقسیم انعامات کی تقریب منعقد ہوئی حسن کارکردگی اور مختلف مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والی خوش نصیب مجلس اور خدام و اطفال میں صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت محترم شعیب احمد صاحب، محترم الحاج عبد الرحمن صاحب ایتو صدر جماعت احمدیہ رشی نگر و زونل امیر ضلع پلوامہ اور محترم نثار احمد صاحب ایتو صوبائی قاعد صوبہ کشمیر نے انعامات تقسیم کئے۔ دُعا کے ساتھ اجتماع ختم ہوا۔ صوبہ بھر کی مجالس سے 1400 سے زائد خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اجتماع میں شامل تمام خدام و اطفال نے اپنے اندر ایک نیا ولولہ اور جوش محسوس کیا اور تمام خدام و اطفال اپنے ایمان میں تازگی لئے خوش و خرم اپنے گھروں کو لوٹے۔

(فاروق احمد لون انچارج شعبہ رپورٹنگ۔ سالانہ اجتماع کشمیر)

جامعہ احمدیہ یوکے کی سالانہ کھیلیں

امسال مورخہ ۴ تا ۶ مئی ۲۰۰۶ء جامعہ احمدیہ یوکے کی سالانہ کھیلیں منعقد ہوئیں جن میں فٹبال باسکٹ بال ٹینس، بیڈمنٹن، رسہ کشی اور گولہ پھینکنا 100 گز کی دوڑ 400 گز کی ریلے دوڑ اور Cook Fight کے مقابلے ہوئے۔ سٹاف کے ٹیبل ٹینس کے مقابلے ہوئے اور مہمانوں اور سٹاف کا میوزیکل چیئر کا مقابلہ ہوا۔

یہ جامعہ احمدیہ یوکے کی پہلی تاریخی کھیلیں تھیں۔ آخری تقریب کے مہمان خصوصی مولانا عبدالکریم صاحب شرما تھے۔ مہمان خصوصی کے انٹرویو پر مشتمل خاکسار نے ان کی 29 سال پر پھیلی ہوئی خدمات کا تذکرہ کیا اور حاضرین کو بتایا کہ جامعہ احمدیہ کی گزشتہ نصف صدی کی یہ روایت ہے کہ کھیلوں کی سالانہ تقریب کے مہمان خصوصی کیلئے کسی قدیم خادم سلسلہ کا انتخاب کیا جاتا ہے تقسیم انعامات کے بعد آخر میں جناب مہمان خصوصی نے خطاب فرمایا اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ تمام حاضرین کی چائے اور ماکولات سے تواضع کی گئی۔

(لئیق احمد طاہر پرنسپل جامعہ احمدیہ لندن)

خدام الاحمدیہ سپین کا سالانہ اجتماع

مجلس خدام الاحمدیہ سپین کا سالانہ اجتماع مورخہ 29-30 اپریل اور یکم مئی کو منعقد ہوا۔ اس میں پرتگال سے 10 خدام اور ایک ناصر اور دو اطفال نے شرکت کی 29.4.06 کو دو گاڑیوں میں دُعا کے ساتھ شام سات بجے پرتگال سے قافلہ روانہ ہوا۔ اور رات ۲ بجے مسجد بشارت سپین میں پہنچا۔ صبح ساڑھے پانچ بجے مربی صاحب نے نماز تہجد اور نماز فجر پڑھائی اور درس دیا۔ اور ناشتہ کے بعد درج ذیل علمی و ورزشی مقابلے ہوئے۔ مقابلہ حسن قرأت مقابلہ نظم خوانی۔ مقابلہ تقریر اور مقابلہ بیت بازی ہوا۔ ایک ٹیم پرتگال کی بنائی گئی۔ تین ٹیمیں سپین کی بنائی گئیں۔ اس میں اوّل ٹیم پرتگال کی رہی۔

ورزشی مقابلہ جات: مقابلہ کرکٹ اور مقابلہ رسہ کشی، مقابلہ والی بال۔ مقابلہ کلائی پکڑنا، لانگ جمپ، ہائی جمپ، مقابلہ نشانہ بازی، یہ سب مقابلے پرتگال اور سپین کے مابین ہوئے۔ یکم مئی 2006ء صبح گیارہ بجے امیر صاحب سپین نے انعام تقسیم کئے اور دُعا کروائی۔ ایک بجے دوپہر کھانے کے بعد ہمارا قافلہ پرتگال کیلئے روانہ ہوا۔ امیر صاحب سپین نے دُعا کے ساتھ قافلے کو رخصت کیا۔ شام ساڑھے چھ بجے ہم پرتگال پہنچے۔ الحمدللہ۔ (نفیس احمد کاہلوں نائب صدر و معتمد مجلس خدام الاحمدیہ پرتگال)

درخواست دُعا

ہماری مقامی نئی جماعت کے صدر مکرم غلام حسین صاحب کافی عرصہ سے بیمار ہیں ان کی کامل شفایابی کیلئے اہل و عیال کی صحت و سلامتی کیلئے کاروبار میں ترقی خیر و برکت کیلئے ان کی برادری اور شرپسند ملاؤں کے فتنہ فساد سے محفوظ رہنے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ صوبہ اترانچل میں کام کرنے والے سب معلمین و مبلغین کرام اور داعیان الی اللہ کی صحت و سلامتی ملاؤں و مخالفین کے ہر شر سے محفوظ رہنے کیلئے صحیح رنگ میں زیادہ سے زیادہ مقبول خدمت سلسلہ بجالانے کی توفیق پانے کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

(ایم مختار شکیل بھٹی خادم سلسلہ عالیہ احمدیہ صوبہ اترانچل)

☆...... خاکسار کے چچا مکرم صادق خان صاحب اپنی اور اہل و عیال کی تمام پریشانیوں کی دوری دینی و دنیاوی ترقیات کیلئے والدہ صاحبہ کی شفایابی کیلئے دُعا کی درخواست ہے اعانت بدر 100 روپے۔ (انور احمد خان)

☆...... میری بھاوجہ محترمہ منیرہ بیگم صاحبہ اہلیہ برادرم محمد ہدایت اللہ صاحب نواب جماعت احمدیہ چنداپور آندھرا کچھ عرصہ سے پیٹ کے کینسر سے بیمار ہیں۔ محترمہ کی صحت و سلامتی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعا ہے۔

(محمد معین الدین نائب صدر و سیکرٹری مال چنداپور کاماریڈی آندھرا)

تحریک جدید کے قیام کی غرض

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے ہماری جماعت کو محض اس لئے قائم کیا ہے کہ وہ اخلاقِ حسنہ دُنیا میں قائم کرے جو آج معدوم نظر آتے ہیں یہی غرض میری تحریک جدید کے قیام سے تھی۔ چنانچہ تحریک جدید کے جو اصول مقرر کئے گئے تھے ان میں جہاں یہ امر مدنظر رکھا گیا تھا کہ جماعت اپنے حالات کو بدلنے کی کوشش کرے وہاں اس امر کو بھی مدنظر رکھا گیا تھا کہ ان اصولوں پر عمل کرنے کے نتیجہ میں جماعت کو اپنی ذمہ داری کی ادائیگی کے زیادہ سے زیادہ سامان میسر آسکیں اسی طرح تحریک جدید کے اُصول میں اس امر کو مدنظر رکھا گیا تھا کہ امراء و غرباء میں جو خلیج حائل ہے اور جس کی بناء پر امراء میں کبر اور خود پسندی اور بڑائی اور احسان جتانے کا مادہ پایا جاتا ہے اس کو دور کیا جائے ان تمام مطالبات کا مقصد جماعت کے اندر اخلاق حسنہ قائم کرنا تھا" (بحوالہ مطالبات صفحہ 173)

(وکیل اعلیٰ تحریک جدید قادیان)

مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا (Liberia) کے چوتھے سالانہ اجتماع کا کامیاب انعقاد

(رپورٹ: جاوید اقبال لنگاہ۔ مبلغ سلسلہ لائبیریا)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو 25-26 مارچ 2006ء بروز ہفتہ، اتوار اپنا چوتھا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اجتماع کے لئے منرودیا (Manrovia) سے باہر Leahyan Town کو منتخب کیا گیا۔ یہاں کے خدام نے اجتماع سے قبل وقارعمل کے ذریعہ بانس کا بہت بڑا ہال تیار کیا اور اس کو پھولوں وغیرہ سے خوب سجایا۔ مکرم محمد احسان احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے اس حلقہ کی کئی مجالس کا دورہ کر کے خدام کو اجتماع کی اہمیت اور شمولیت کی طرف خاص توجہ دلائی۔

پہلا دن 25/مارچ 2006ء بروز ہفتہ

اجتماع کی کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم صدر صاحب نے خدام کا عہد دہرایا۔ بعدازاں مختلف موضوعات پر لوکل و مرکزی مبلغین نے تقاریر کیں جن میں احمدیت کیا ہے؟، اسلام احمدیت میں مالی قربانی کی اہمیت، خدام الاحمدیہ کی ذمہ داریاں وغیرہ پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد نماز ظہر و عصر اور کھانے کا وقفہ ہوا۔

اجتماع میں خدام کی دلچسپی کو مزید بڑھانے کے لئے علمی و تربیتی تقاریر کے علاوہ کھیلوں کا بھی انعقاد کیا گیا۔ بعد از نماز عصر Boumi County اور MonstradsCounty کے درمیان دوستانہ فٹبال میچ ہوا جو ایک ایک گول سے برابر رہا۔

نماز مغرب و عشاء کے بعد رات گئے تک مجلس سوال و جواب ہوتی رہی۔ خدام نے بڑی دلچسپی لیتے ہوئے اسلام اور عیسائیت کے بارہ میں سوالات کئے۔

دوسرا دن۔ 26/مارچ 2006ء بروز اتوار

اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ بعد از نماز فجر درس قرآن و حدیث ہوا۔ اور اس کے بعد وقفہ برائے ناشتہ ہوا۔ ناشتہ کے بعد Indoor Games ہوئیں جس میں خدام نے بڑی دلچسپی سے حصہ لیا۔

اجتماع کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز مکرم صدر صاحب مجلس کی صدارت میں ہوا۔ تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم صدر صاحب نے عہد دہرایا۔ اس کے بعد نماز کی اہمیت، سیرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی پاکیزہ زندگی کے موضوعات پر تقاریر ہوئیں۔

آج منرودیا سے مکرم محمد اکرم باجوہ صاحب امیر و مبلغ انچارج بھی خدام کی حوصلہ افزائی کے لئے تشریف لائے اور خدام سے خطاب بھی فرمایا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں خدام کو اپنی ذمہ داریاں کما حقہ ادا کرنے اور صحیح اور سچے خادم بننے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم امیر صاحب کے ہمراہ احمدیہ مسلم کلینک منرودیا کے ڈاکٹر عبدالحلیم صاحب بھی تشریف لائے۔ انہوں نے اپنے مختصر خطاب میں خدام کی کوششوں کو سراہا۔ مکرم امیر صاحب نے جیتنے والے خدام میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی دعا کروائی۔

اس اجتماع میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے خدام کے علاوہ لجنہ اور انصار بھی بڑی دلچسپی سے شرکت کی۔ اس اجتماع میں پندرہ ٹاؤنز کے 125 افراد نے شرکت کی۔

قارئین کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ خدام کے اندر پاکیزہ تبدیلیاں پیدا فرمائے اور مجلس خدام الاحمدیہ لائبیریا کو دینی و دنیاوی ترقیات سے نوازے۔

درخواست دُعا

گزشتہ دنوں مکرم مستری داؤد احمد صاحب کی اہلیہ مکرمہ شکیلہ بیگم صاحبہ کی طبیعت اچانک خراب ہوگئی ڈاکٹری تشخیص کے مطابق موصوفہ کو امرتسر لے جایا گیا۔ ٹیسٹ وغیرہ کے بعد پتہ چلا کہ موصوفہ کے دل کا ایک والو بند ہے۔ مکمل شفایابی کیلئے دُعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (بشیر الدین ننگلی کارکن فضل عمر پریس قادیان)

اخبار بدر کی قلمی و مالی اعانت کر کے عنداللہ ماجور ہوں (مینجر)

ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَلصَّلوٰۃُ ھِیَ الدُّعآء

(نماز ہی دعا ہے)

منجانب

طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹو ٹریڈرز

AUTO TRADERS

16 مینگو لین کلکتہ 70001

دکان: 2248-5222, 2248-1652

2243-0794

رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

وصایا :: منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت 16027 :: میں عزیز احمد قریشی ولد عارف احمد قریشی قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 23 سال پیدائشی احمدی ساکن سلیم نگر کالونی ڈاکخانہ ملک پیٹھ ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 19.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین حیات ہیں ذاتی کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 4500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت 1.6.05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد انور احمد العبد عزیز احمد قریشی گواہ انعام الحق قریشی

وصیت 16028 :: میں زینت پروین زوجہ شمس الدین احمد امروہی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی ایک سیٹ ڈیڑھ تولہ ۲۲ کیرٹ جس کی قیمت تقریباً آٹھ ہزار روپے ہوگی۔ ایک عدد چین اور بندے سوا تولہ جسکی قیمت تقریباً سات ہزار روپے ہے۔ ایک جوڑی کان کے رنگ پاؤ تولہ جس کی قیمت تیرہ صد روپیہ ہے۔ ایک جوڑی کان کی بالی آٹھ گرام جس کی قیمت تقریباً 500 روپے ہے۔ دو عدد ناک کے پھول پانچ گرام قیمت 300 روپے۔ زیور نقرئی: تین جوڑی پاؤں کی پائل اندازاً دس تولہ قیمت تقریباً ایک ہزار روپے ایک عدد ٹیکا آدھا تولہ قیمت تقریباً پچاس روپے۔ ایک عدد نتھ پاؤ تولہ قیمت پچیس روپے۔ تین عدد انگوٹھی ڈیڑھ تولہ سے زائد قیمت 160 روپے۔ ایک جوڑی کڑے چار تولہ قیمت 400 روپے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ صادق احمد الامۃ زینت پروین گواہ محمد طاہر

وصیت 16029 :: میں شاہینہ پروین زوجہ نور الدین احمد ناصر قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی ساکن امروہہ ڈاکخانہ امروہہ ضلع جے پی نگر صوبہ یوپی بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 31.5.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات میں سے سونے کی چین تقریباً آدھا تولے سے زیادہ جس کی قیمت انتیس سو روپے ہے اسی طرح کان کے بندے پون تولہ جس کی قیمت اڑتیس سو روپے ہے اسی طرح دو کانوں کے ٹوپس جس کی قیمت سترہ سو روپیہ ہے جو کہ وزن کے لحاظ سے پاؤ تولہ سے کچھ زیادہ ہے اسی طرح ناک کے پھول چار عدد، جس کی قیمت تقریباً پانچ صد روپے ہے اسی طرح چاندی کا سیٹ جس کی قیمت قریباً سات صد روپے ہے اسی طرح پائل جس کی قیمت دوصد روپے ہے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شمس الدین احمد امروہی الامۃ شاہینہ پروین گواہ صادق احمد

وصیت 16030 :: میں پی شاہنواز ولد پی محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ سروس عمر 22 سال تاریخ بیعت 30.6.94 ساکن ارناکلم ڈاکخانہ ارناکلم ضلع ارناکلم صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 9.6.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ والدین ابھی حیات سے ہیں ان کی طرف سے حصہ ملنے پر اس کا دسواں حصہ انشاء اللہ ادا کردوں گا۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ 2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ کے قمر الدین العبد پی شاہنواز گواہ پی وی شمس الدین

وصیت 16031 :: میں مقصود احمد بھٹی ولد عبد الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 36 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ قادیان میں ایک پلاٹ وائٹ ایونیو میں دس مرلہ کا ہے۔ جس کی موجودہ قیمت 2 لاکھ روپے ہوگی۔ ہم پانچ بھائیوں کے درمیان مشترکہ جائیداد چارکوٹ میں ہے جو ابھی تقسیم نہیں ہوئی۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3940 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے گی۔

گواہ جلال الدین نیر العبد مقصود احمد بھٹی گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16032 :: میں نصرت مقصود زوجہ مقصود احمد بھٹی قوم احمدی پیشہ خانہ داری عمر 26 سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 20,000 ادا شدہ اس کے عوض میں ۳ تولے اور ۵۰۰ ملی گرام کا ہار بنایا گیا ہے۔ طلائی زیورات گلے کا چین 12.400 گرام ۲۲ کیرٹ قیمت 7000 روپے۔ ۲ انگوٹھیاں 4.100 گرام ۲۲ کیرٹ 2500 روپے۔ چھ مرلہ زمین جو کہ قادیان میں ترکھانہ والی میں واقع ہے گذشتہ سال مبلغ 70000 روپے میں خریدی گئی۔ اندازاً قیمت 79500 روپے مہر کے عوض میں ہار کی قیمت اندازاً 19000 روپے۔ کل قیمت 98500 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ مقصود احمد بھٹی الامۃ نصرت مقصود گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16033 :: میں محمد عظیم الدین ولد سیٹھ محمد بشیر الدین قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 46 سال پیدائشی احمدی ساکن حیدر آباد ڈاکخانہ حیدر آباد ضلع حیدر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 23.7.05 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ والدین حیات ہیں۔ میرے نام کوئی جائیداد نہیں ہے البتہ قادیان میں سول لائن میں ایک مکان والد صاحب نے میرے نام سے 288000 روپے میں خریدا ہے لیکن ملکیت ان کی ہے وہ اُسکا حصہ جائیداد ادا کر رہے ہیں۔ اس کے علاوہ ہماری جائیداد ہم سب چاروں بھائیوں اور تین بہنوں میں مشترکہ ہے۔ جب بھی کوئی حصہ جائیداد ملے گا اس کی وصیت ادا کروں گا۔ میرا گزارہ آمد از تجارت ماہانہ 6000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت اگست 05 سے نافذ کی جائے۔

گواہ محمد بشیر الدین العبد محمد عظیم الدین گواہ جاوید اقبال چیمہ

وصیت 16034 :: میں سکینہ الہ دین زوجہ سلطان احمد الہ دین قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 36 سال تاریخ بیعت 1989ء ساکن سکندر آباد ڈاکخانہ سکندر آباد ضلع سکندر آباد صوبہ آندھرا پردیش بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج مورخہ 17.7.05 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر 50 ہزار روپے وصول کر چکی ہوں۔ زیور طلائی ایک سیٹ ہار کانٹے اور کڑا ۲۲ کیرٹ ۵ تولہ -/30500 متفرق زیورات طلائی ۲۲ کیرٹ ایک تولہ 6000 روپے۔ میرا گزارہ آمد از خورونوش ماہانہ 1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کار پرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی میری یہ وصیت جولائی 05 سے نافذ کی جائے۔ ☆

بقیہ صفحہ 9

اس کے بعد جناب حسین شاہ صاحب ایڈووکیٹ ’’بلا جرم قتل‘‘ کے زیر عنوان لکھتے ہیں:۔

’’ قادیانی جماعت کے بہت سے افراد کو بغیر کسی جرم یا گناہ کے کھلے مقامات پر دن دہاڑے قتل کر دیا گیا لیکن حکومت کی طرف سے مجرموں کو گرفتار کرنے یا قرار واقعی سزا دینے کیلئے قانونی مشینری کو خاموش کر دیا گیا۔ قتل ہونے والوں میں بعض افراد بڑی اہمیت کے حامل تھے جن میں سے حسب ذیل قابل ذکر ہیں۔

ا۔ پروفیسر عقیل بن عبد القادر۔ آپ امراض چشم کے ماہر ڈاکٹر اور لیاقت میڈیکل کالج میں شعبہ امراض چشم کے سربراہ تھے آپ کو ۱۹ جون ۱۹۸۵ کو حیدر آباد میں قتل کر دیا گیا۔

۲۔ ڈاکٹر عبد القادر :۔ آپ پاکستان میڈیکل ایسوسی ایشن کے سینئر ممبر تھے اور فیصل آباد میں پریکٹس کرتے تھے۔ آپ کو ۱۵ جون ۱۹۸۴ء کو فیصل آباد میں اپنے گھر میں قتل کر دیا گیا۔

۳۔ عبد الحکیم ابڑو:۔ آپ وارہ ضلع لاڑکانہ میں اسکول ٹیچر تھے اور چھ معصوم بچوں کے باپ اور سرپرست تھے۔ آپ کو ۱۶/اپریل ۱۹۸۳ء کو رات کے وقت سوتے ہوئے قتل کر دیا گیا لیکن پولیس نے کوئی کارروائی نہیں کی بلکہ اس کے برعکس قادیانی جماعت کے بہت سے افراد کے خلاف کلمہ طیبہ پڑھنے یا نماز پڑھنے کے جرم میں مقدمات قائم کر کے انہیں سزائیں دی گئیں۔ ایک وہ زمانہ تھا جب مسلمان کلمۂ طیبہ کی تبلیغ اور صوم وصلوٰۃ کے قیام کے لئے دنیا کے کونے کونے میں پھیل گئے تھے اور ایک دن یہ کہ اگر کوئی قادیانی صدق دل سے بھی کلمہ طیبہ پڑھنا چاہے تو نہیں پڑھ سکتا۔ کیونکہ اس کیلئے کلمہ طیبہ پڑھنے پر پابندی ہے۔ بلکہ ایسا کرنا تعزیزی جرم بھی ہے‘‘

(صفحہ ۳۸۴) ناشر شاہین لا بک ہاؤس ایم اے جناح روڈ کراچی)

خدا کی قہری تجلی اور دیوبندی ملاؤں کی سازش

ظالم و جابر بادشاہ تاریخ کے کٹہرے میں ہمیشہ مجرموں کی صف میں کھڑے کئے گئے ہیں۔ اور خدا کے انتقام کا نشانہ بنتے رہے ہیں۔ ضیاء الحق صاحب ۱۷ اگست ۱۹۸۸ء کو خدا کی قہری تجلی کا شکار ہو کر اپنے دوسرے فوجی جرنیلوں کے ساتھ آگ کے شعلوں سے خاکستر ہو گئے مگر دیوبندی ملاں آج تک اس آرڈی نینس کے لفظ لفظ کو وحی ربانی سمجھ کر اس کا شرعی جواز فراہم کرنے میں اس طرح سردھڑ کی بازی لگائے ہوئے ہیں جسطرح ان لوگوں نے گاندھی کی ہر بات کے ثبوت کیلئے قرآن و حدیث کو باز بچہ اطفال بنا رکھا تھا۔ چنانچہ ان کے پیر و مرشد اور ممتاز دیوبندی عالم مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے تحریر فرمایا:۔

’’دو کاموں کے خوب ہیں ایک تو جو بات گاندھی کے منہ سے نکل جائے اس کو قرآن و حدیث میں ٹھونسنا اور اس پر منطبق کرنا دوسرا یہ کہ جہاں کوئی بات ہوئی لاؤ چندہ ان دونوں چیزوں میں کمال حاصل کر لیا ہے...... جہاں اس نے کسی چیز کا اعلان کیا پھر دیکھنا قرآن و حدیث میں بھی وہ چیز نظر آنے لگے گی...... ان کا صرف یہ کام ہے کہ جو اس نے کہا لبیک کہہ کر ساتھ ہو لیئے کچھ تو غیرت آنا چاہئے ایسے بدفہموں نے اسلام اور مسلمانوں کو بدنام کیا سخت صدمہ اور افسوس ہے پھر غضب یہ ہے کہ اس کو قرآن وحدیث سے ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے اور اس کو فرض واجب سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ اس سے علیحدہ رہنے والے کو گمراہ اور مرتکب کبائر کا سمجھتے ہیں خدا معلوم لکھ پڑھ کر کہاں ڈبو دیا

’’(ملفوظات جلد 1 صفحہ ۸۹۔۹۰) حصہ اول ناشر مکتبہ جامعہ اشرفیہ نیلا گنبد لاہور۔ ۲ محرم ۱۳۹۵ھ

پھر کافر گر ملاؤں کا ذکر کرتے ہوئے مزید لکھا:

’’ جو چیز کسی کے پاس ہوتی ہے وہی تقسیم کیا کرتا ہے ان کے پاس اس کے سوا اور ہے ہی کیا بس کفر ہی تقسیم ہوتا ہے کفر کا ہائیکورٹ ہے‘‘ (ایضاً صفحہ ۶۲)

ترا اسلام سند یافتہ امریکہ ہے
میرے اسلام نے کعبہ سے سند پائی ہے
اپنے خود ساختہ اسلام کا نعرہ نہ لگا
میرے اسلام کی توہین ہے رسوائی ہے

ان دیوبندی ملاؤں کا منصوبہ ہے کہ اس بدبخت اور امریکہ پرست آمر و غاصب کا خود ساختہ اسلام جو مارشل لاء کی تلوار کی نوک پر قائم کیا گیا ہے پاکستان پر ہمیشہ مسلط رہے حالانکہ خاتم النبیین حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح ارشاد مبارک ہے۔

’’ انکم تختصمون الی ولعل بعضکم الحن بحجته من بعض وانما اقضی له بما یقول فمن قضیت له بشیء من حق اخیه بقوله فانما اقطع له قطعة من النّار فلا یآ خذها‘‘ (مسند احمد بن حنبل جلد ۶ صفحہ ۲۰۳)

ترجمہ:۔ تم میرے سامنے کوئی مقدمہ لاتے ہو ممکن ہے کہ تم میں سے کوئی اپنی بات پیش کرنے اور بطور ثبوت منوانے میں ہوشیاری اور چرب زبانی سے کام لے میں تو جو سنوں گا اسی کے مطابق فیصلہ دے دوں گا لیکن اگر کسی کو اس کے بھائی کا کچھ حق میں نے دے بھی دیا تو محض آگ کا ایک ٹکڑا اس کیلئے کاٹ کر دیا ہے اسے چاہئے کہ وہ اسے ہرگز نہ لے

مذاہب عالم کی تاریخ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی وہ کامل نبی ہیں جنہوں نے عدلیہ کو آزادی بخشی اور جج کو مثالی مقام عطا کرتے ہوئے یہاں تک فرمایا۔

’’اذحکم الحاکم فاجتهد ثم اصاب فله اجران واذا حکم فاجتهد ثم أخطا فله اجر‘‘

(بخاری کتاب الاعتصام)

جب کوئی جج سوچ سمجھ کر پوری تحقیق کے بعد فیصلہ کرے تو فیصلہ کے صحیح ہونے کی صورت میں دوہرے ثواب کا مستحق ہوگا اور اگر باوجود کوشش کے اس سے غلط فیصلہ ہو گیا تو اپنی کوشش اور نیک نیتی کے سبب ایک اجر تو اسے بہر حال ملے گا۔ ضیاء الحق کی ’’اعلیٰ عدالتوں‘‘ نے 1984 سے 1993 تک جو فیصلے صادر ’’فرمائے‘‘ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ بالا احادیث ہی کے تناظر میں مطالعہ کئے جاسکتے ہیں۔

☆☆☆☆☆

مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر امتیازی انعامات

سیدنا حضرت المصلح الموعودؓ کی اولوالعزمی اور خداداد فہم و فراست کی آئینہ دار آپ کی انقلابی تحریک ’’تحریک جدید‘‘ کو جماعت کی تمام طوعی تحریکات میں کئی اعتبار سے ایک منفرد اور ممتاز مقام حاصل ہے مثلاً:

☆ تحریک جدید کا دائرہ کار زمین کے کناروں تک ممتد ہے اور اس کے اجراء کا اہم ترین بنیادی مقصد ساری دنیا میں خدا تعالیٰ کی روحانی بادشاہت کا قیام ہے۔

☆ تحریک جدید عالمی سطح پر تربیت و اصلاح اور دعوت الی اللہ کے دو عظیم جہادوں کا مجموعہ ہے۔

☆ تحریک جدید ہی کی بدولت جماعت احمدیہ کو تمام فرقہ ہائے اسلامیہ کے بالمقابل اکناف عالم میں پیغام حق پہنچانے کا امتیازی مقام حاصل ہوا ہے۔ (المصلح ۱۳ جنوری ۱۹۵۴ء)

☆ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت قرب الٰہی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ (۱۹ سالہ کتاب صفحہ-۲۱)

☆ تحریک جدید میں اسلام کے عالمگیر روحانی غلبہ اور بادشاہت کے قیام کی خوشخبری دی گئی ہے۔ (مطالبات صفحہ-۱۷۹)

☆ تحریک جدید میں پیش کی جانے والی ہر قربانی صدقہ جاریہ کے ثواب کی حامل ہے۔ (۱۹ سالہ کتاب صفحہ-۳۱)

☆ تحریک جدید بروز قیامت سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی رفاقت کی ضامن ہے۔ (حیات قدسی حصہ پنجم)

☆ تحریک جدید اپنے مجاہدین کو بدری صحابہ کے ثواب کا مستحق بناتی ہے۔ (مطالبات صفحہ-۱۴)

☆ تحریک جدید احمدیوں کی موعود سرزمین میں کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہے۔ (پانچ ہزاری کتاب صفحہ-۵۱)

☆ تحریک جدید میں پیش کی جانے والی اموال ونفوس کی اعلیٰ قربانی سے آخرت کے سنورنے اور قادیان کی واپسی کی نوید ہے۔ (حیات قدسی حصہ پنجم)

☆ تحریک جدید نظام وصیت کے لئے بطور ارہاص (ہراول دستہ) ہونے کی وجہ سے اس بابرکت آسمانی نظام کو وسیع تر کرنے کا ذریعہ ہے۔ (نظام نو صفحہ-۱۳)

☆ تحریک جدید دنیا بھر میں نظام نو کے قیام کے لئے ایلیا نبی کا مقام رکھتی ہے۔ (نظام نو صفحہ-۱۳)

☆ تحریک جدید کے جہاد کبیر میں شمولیت کو سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے ہر فرد جماعت کے لئے لازمی قرار دیا ہے۔ (الفضل ۱۳ جولائی ۱۹۵۷ء)

☆ تحریک جدید کی عظمت کے ضمن میں حضرت مصلح موعودؓ نے خدا تعالیٰ کی قسم کھائی ہے۔ (تقریر جلسہ سالانہ ۱۹۵۴ء)

☆ تحریک جدید کے لئے خدا تعالیٰ کے در کے فقیر بننے کی بھی تلقین فرمائی گئی ہے۔ (مطالبات صفحہ-۱۸۱)

☆ تحریک جدید کو حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ نے جماعت کے تمام طوعی چندوں کی ماں کی حیثیت دی ہے اور چندہ عام کے بعد چندہ تحریک جدید کو سب سے اہم اور ضروری چندہ قرار دیا ہے۔ (خطبہ جمعہ ۲۵/اکتوبر ۱۹۸۵ء)

یہ اور ان جیسے بہت سے دوسرے اہم امتیازات کی بناء پر ہی سیدنا حضرت مصلح موعودؓ نے مجاہدین تحریک جدید کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہونے والے ان گراں بہا آسمانی انعامات کی بشارت عطا فرمائی ہے کہ:

’’یاد رکھو تحریک جدید خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اس لئے وہ اسے ضرور ترقی دے گا اور اس کی راہ میں جو روکیں حائل ہوں گی ان کو بھی دور کر دے گا۔ اور اگر زمین سے اس کے سامان پیدا نہ ہوں گے تو آسمان سے خدا تعالیٰ اس کو برکت دے گا۔ پس مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا۔ اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ خاص عزت پائیں گے کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور انکی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور انکے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا۔ اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔‘‘ (۱۹ سالہ کتاب صفحہ-۱۴)

خدا تعالیٰ ہم سب کو اس خوش نصیب زمرہ میں شامل ہو کر مجاہدین تحریک جدید کے لئے روز ازل سے مقدر تمام گراں بہا آسمانی انعامات سے وافر حصہ پانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(خورشید احمد انور وکیل المال تحریک جدید انجمن احمدیہ قادیان)

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

بھی ان لوگوں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ فرمایا جس مالک سے ہم نے یہ جلسہ گاہ کی زمین خریدی ہے (جلسہ گاہ کا نام حضور انور نے حدیقۃ المہدی تجویز فرمایا ہے اور یہ جگہ 208 ایکڑ زمین پر مشتمل ہے۔ ناقل) اس نے اور اس کے خاندان والوں نے بھی ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا ہے ایک تو علاقے کے لوگوں کے خیالات ہمارے متعلق ہموار کئے دوسرے جلسہ گاہ میں کئی روز تک مسلسل خدمت سرانجام دی۔ چنانچہ مسٹر کیتھ اور ان کے تمام خاندان والے ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں جو ہمارے ساتھ ایسے گھل مل کر کام کرتے رہے جیسے وہ بھی کوئی احمدی رضا کار ہوں۔ فرمایا دعا کریں اللہ تعالیٰ ان کی دینی آنکھ بھی روشن کرے اور سچائی کو پہچان کر وہ اسے ماننے والے بن جائیں۔ فرمایا اللہ کے فضل سے جلسے کے دنوں میں ایسا پُر امن ماحول رہا کہ پولیس بھی اور ٹریفک کنٹرول والے بھی حیران تھے، بلکہ انہوں نے اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ کے خدام ایسے ٹریفک کنٹرول کر رہے ہیں جیسے انہوں نے ٹریننگ لی ہوئی ہو۔

فرمایا جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خدمت سرانجام دینے والے والنٹیئرز جو کسی بھی شعبے میں خدمت انجام دے رہے تھے وہ بھی ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ دنیائے احمدیت میں کہیں بھی چلے جائیں کام کرنے والے کارکن میسر آجاتے ہیں جو تھکتے بھی ہیں تو اظہار نہیں کرتے اکثر کی ڈیوٹیاں ان کے مزاج سے مختلف بھی ہوتی ہیں لیکن پھر بھی نہایت خندہ پیشانی سے اپنی ڈیوٹیاں سرانجام دیتے ہیں ان میں لڑکے لڑکیاں مرد عورت سب برابر کے ہماری دعاؤں کے مستحق ہیں اللہ تعالیٰ ان کو اس کی جزا دے اور ان کے اخلاص و وفا کو بڑھاتا چلا جائے۔

فرمایا چونکہ اس دفعہ جلسہ گاہ نئی جگہ پر بنایا گیا تھا اس لئے رضا کاران کو یہاں بہت محنت کرنی پڑی پانی کی سپلائی اور سیوریج کے انتظامات سب نئے سرے سے کرنے پڑے اللہ تعالیٰ سب کو اس کی جزا عطا فرمائے۔ فرمایا ایم ٹی اے کے کارکنان بھی شکریہ کے مستحق ہیں جو دن رات محنت کر کے اپنے ان بھائیوں کیلئے بھی جلسہ کے پروگرام پہنچاتے رہے ہیں جو جلسہ میں براہ راست شامل نہیں ہو سکے آپ سب دیکھنے والے ان کے لئے ہمیشہ دعا کرتے رہیں اللہ تعالیٰ ان کے اخلاص و وفا اور صلاحیت کو بڑھاتا چلا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم چاہتے ہو کہ میرے فضلوں کی بارشیں تم پر پہلے سے بڑھ کر برستی رہیں تو ہمیشہ میرے شکر گزار بندے بنو فرمایا: لَئِنْ شَكَرْتُمْ لَاَزِيْدَنَّكُمْ کہ اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں اور بڑھا چڑھا کر دوں گا اللہ تعالیٰ ہم سب کو شکر گزار بندے بننے کی توفیق عطا فرمائے جو صرف زبان سے شکر ادا نہیں کرتے بلکہ اللہ کے احکامات پر عمل کر کے بھی شکر ادا کرتے ہیں اس کے عبادت گزار بندے بنتے ہوئے اس کا شکر ادا کرتے ہیں کیونکہ شکر گزاری کی معراج اللہ کی عبادت ہے اور یہ عبادت کے طریقے ہم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سکھائے ہیں جن کا عمل یہ تھا کہ ساری ساری رات خدا تعالیٰ کی عبادت میں اُس مچھلی کی طرح تڑپتے رہتے تھے جو پانی سے باہر ہو، اللہ کی حمد و ثنا کرتے، استغفار کرتے، کسی نے پوچھا کہ جب اللہ تعالیٰ نے آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کر دئے ہیں تو آپ اتنی گریہ وزاری کیوں کرتے ہیں فرمایا کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا بھی کیا کرتے تھے اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ شَاكِرًا کہ اے اللہ مجھے بکثرت شکر کرنے والا بنا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ بھی سنت تھی کہ جب آپ کو کوئی خوشی کی بات پہنچتی تو آپ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے سجدے میں گر جاتے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو ایک دعا یہ بھی سکھائی ہے کہ اَللّٰهُمَّ اَعِنِّيْ عَلٰى ذِكْرِكَ وَشُكْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ کہ اے اللہ اپنے شکر پر اور ذکر پر اور حسین عبادت کرنے پر میری مدد فرما۔

ہر نماز کے بعد آپ یہ کلمات دہراتے تھے۔ پس جلسہ میں شامل ہونے والے اور کام کرنے والے دونوں اس بات کو یاد رکھیں کہ ہر صورت میں اللہ کی رضا اور شکر کو مدِ نظر رکھیں اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق دے اور ہم میں سے ہر ایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کو اپنی زندگی کا حصہ بنائے۔ ہمیں اس بات کا بھی شکر گزار ہونا چاہئے کہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی جماعت میں شامل فرمایا جس نے ان پُر حکمت باتوں کو ہم پر واضح کیا دنیا کو یہ باتیں صرف اور صرف آخرین کے اس امام کے ذریعہ مل ہی سکتی ہیں۔

ضروری ہدایات برائے سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ بھارت

لجنہ اماء اللہ بھارت کا سالانہ اجتماع ۱۲، ۱۳، ۱۴ ستمبر کو قادیان میں منعقد ہوگا

ہر مجلس اپنا لوکل اجتماع منعقد کرے۔ اجتماع میں اول پوزیشن لینے والی ممبر لجنہ و ناصرات مرکزی اجتماع کے مقابلہ میں حصہ لے سکتی ہیں۔ ☆ مقابلہ جات میں حصہ لینے والی ممبرات کے نام صوبائی صدر لجنہ کی وساطت سے مرکز میں ۳۱/اگست تک پہنچ جائیں۔

حصہ لینے والی ممبر کا نام، نظم کا پہلا مصرعہ، تقریر کا عنوان، اور کس کس مقابلہ جات میں حصہ لے رہی ہیں مکمل لسٹ بھجوائیں۔ اگر کسی مجلس کے پاس اجتماع کا پروگرام نہیں پہنچا تو جلدی منگوالیں۔ ہر مجلس کی زیادہ سے زیادہ ممبرات میں اجتماع میں شامل کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر لحاظ سے کامیاب اور مبارک فرمائے۔ (صدر لجنہ بھارت)

﴿حفل زفاف و دعاء﴾

الحمد لله، عُقد فى ساحة وقاعة جامع سيدنا محمود فى الكبابير، حيفاً حفل زفاف بمناسبة زواج الدكتور أيمن فضل عودة على الآنسة بشرىٰ كوثر مقرونًا بالدعاء وذلك بتاريخ ٩ حزيران ٢٠٠٦.

افتتح الحفل بتلاوة عطرة من آى الذكر الحكيم رتّلها الاخ فرج محمود عودة. ثم قام والد العريس السيد فضل يونس عودة والقى كلمة ارتجالية رحّب بالضيوف الكرام وشكرهم على مشاركتهم بهذه المناسبة السعيدة. وقد تخلل ذلك تقديم طعام العشاء للمدعوين والمدعوات. كما القى الاخ احمد زيدان أبياتا مختارة من احدى قصائد سيدنا احمد عليه السلام باللغة العربية والتى مطلعها:

اَيَا مُحْسِنِى أُثْنِى عَلَيْكَ وَ اَشْكُرُ ...... ☆ ...... فِدٰى لَكَ رُوْحِى اَنْتَ تُرْسِى وَ مَأْزَرُ

وتبعه السيد موسىٰ أسعد عوده المحترم بأبيات من الشعر من نظمه الخاص هنأ فيها العروسين.

وقبل اختتام هذا الحفل تضرع مولانا محمد حميد كوثر والد العروس الى الله عز و جل بالدعاء الجماعى لمباركة هذا الزواج.

جدير بالذكر ان حضرة ميرزا وسيم احمد ناظر اعلىٰ و امير الجماعة فى الهند كان قد اعلن نكاح العروسين بتاريخ ١ يناير ٢٠٠٥ فى المسجد الاقصىٰ قاديان، بمهر قدره ثلاثون الف دولار امريكى.

وكان مولانا محمد حميد كوثر رئيس الجامعة الاحمدية فى قاديان (و امير الجماعة فى الكبابير سابقا) قد حضر مع افراد عائلته من قاديان للمشاركة فى هذا الفرح المبارك. نسأل الله المجيب ان يجعل هذه المصاهرة والنسب سببا لتقوية العلاقة اكثر بين قاديان والكبابير روحانيا وجسمانيا. انه سميع مجيب الدعوات.

{ کبابیر، حیفا میں تقریب شادی و دُعا }

الحمدللہ مورخہ ۹ جون ۲۰۰۶ کو کبابیر حیفا کی جامع مسجد سیدنا محمود کے صحن اور نچلے ہال میں ڈاکٹر ایمن فضل عودہ اور بشریٰ کوثر کی تقریب شادی منعقد ہوئی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن مجید سے ہوا۔ جو فرج محمود عودہ صاحب نے کی۔ بعد ازاں دولہے کے والد فضل یونس عودہ صاحب نے مہمانوں کا استقبال و شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد احمد زیدان صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک عربی قصیدہ کے چند اشعار انتہائی خوش اَلحانی سے سنائے۔ اس پاکیزہ کلام کے بعد موسیٰ اسعد عودہ صاحب نے اپنے عربی اشعار کے ذریعہ دولہا دلہن کو مبارک باد دی۔ پھر مہمانوں کی خدمت میں عشائیہ پیش کیا گیا۔ اس تقریب کے اختتام پر مولانا محمد حمید کوثر دولہن کے والد نے حاضرین سمیت اجتماعی دعا کی۔

یہاں یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان نے مورخہ یکم جنوری ۲۰۰۵ کو مسجد اقصی قادیان میں اس جوڑے کے نکاح کا اعلان تیس ہزار امریکن ڈالر حق مہر پر فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو ہر لحاظ سے باعثِ خیر و برکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

(محمد شریف صلاح عودہ امیر جماعت احمدیہ کبابیر، حیفا)

اخبار بدر کی مالی و قلمی اعانت کر کے عند اللہ ماجور ہوں (مینجر بدر)

2 and 3 Bed Rooms Flat

Independant House

All Facilities Available

Attach Toilet/ Bath Rooms/ Kitchen/ Drawing Hall

Area Statement (In Sft.) Ground Floor-936, First Floor-936

at Qadian Near Jalsa Gah

Flat Available

Contact : **Deco Builders**

Shop No, 16, EMR Complex

Opp. Ramakrishna Studio, Nacharam

Hyderabad-76, (A.P.) INDIA

Ph. 040-27172202, 0924618281, 098491-28919

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel. Fax : (0091) 1872-220757
Tel. Fax : (0091) 1872-221702
Tel : (0091) 1872-220814
Ibadrqadian@rediffmail.com

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

Weekly BADR Qadian
Qadian - 143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA

Vol. 55 | Thursday | 10 August 2006 | Issue No. 32

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs. 250/-
By Air : 20 Pounds Or 40 U.S. $
: 30 Euro
By Sea : 10 Pounds Or 20 U.S. $

یاد دہانی

بعض برائیاں ایسی ہیں جو بظاہر بہت چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن ان کے اثرات پورے معاشرے پر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک فساد برپا ہوا ہوتا ہے

بعض معاشرتی بیماریاں بدظنی تجسس اور غیبت وغیرہ چھوڑنے کے بارہ میں پرحکمت نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۶ دسمبر ۲۰۰۳ سے اقتباس

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی:

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اجْتَنِبُوْا كَثِيْرًا مِّنَ الظَّنِّ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا يَغْتَبْ بَّعْضُكُمْ بَعْضًا ۔ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّاْكُلَ لَحْمَ اَخِيْهِ مَيْتًا فَكَرِهْتُمُوْهُ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ تَوَّابٌ رَّحِيْمٌ۔ (سورۃ الحجرات آیت ۱۳)

پھر فرمایا: ہمارے معاشرے میں بعض برائیاں ایسی ہیں جو بظاہر بہت چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن ان کے اثرات پورے معاشرے پر ہو رہے ہوتے ہیں۔ اور ایک فساد برپا ہوا ہوتا ہے۔ انہی برائیوں میں سے بعض کا یہاں اس آیت میں ذکر ہے۔ ترجمہ ہے اس کا کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! ظن سے بکثرت اجتناب کیا کرو۔ یقیناً بعض ظن گناہ ہوتے ہیں۔ اور تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کسی دوسرے کی غیبت نہ کرے۔ کیا تم میں سے کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے؟ پس تم اس سے سخت کراہت کرتے ہو۔ اور اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ یقیناً اللہ بہت توبہ قبول کرنے والا (اور) بار بار رحم کرنے والا ہے۔

اس میں تین باتوں کا ذکر ہے لیکن اصل میں تو پہلی دو باتوں کی ہی مناہی کی گئی ہے۔ تیسری برائی یعنی غیبت میں ہی دونوں آجاتی ہیں۔ کیونکہ ظن ہوتا ہے تو تجسس ہوتا ہے اس کے بعد غیبت ہوتی ہے۔ تو اس آیت میں یہ فرمایا کہ غیبت جو ہے یہ مردہ بھائی کا گوشت کھانے کے برابر ہے۔ اب دیکھیں ظالم سے ظالم شخص بھی سخت دل سے سخت دل شخص بھی کبھی یہ گوارا نہیں کرتا کہ اپنے مردہ بھائی کا گوشت کھائے۔ اس تصور سے ہی ابکائی آنے لگتی ہے طبیعت متلانے لگتی ہے۔

ایک حدیث ہے، قیس روایت کرتے ہیں کہ عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے چند رفقاء کے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ آپ کا ایک مردہ خچر کے پاس سے گزر ہوا جس کا پیٹ پھول چکا تھا (مرے ہونے کی وجہ سے پیٹ پھول جاتا ہے کافی دیر سے پڑا تھا) آپ نے کہا بخدا تم میں سے اگر کوئی یہ مردار پیٹ بھر کر کھا لے تو یہ بہتر ہے کہ وہ کسی مسلمان کا گوشت کھائے (یعنی غیبت کرے یا چغلی کرے) تو بعض نازک طبائع ہوتی ہیں۔ اس طرح مرے ہوئے جانور کو جس کا پیٹ پھول چکا ہو، اس میں سے سخت بدبو آرہی ہو، تعفن پیدا ہو رہا ہو، اس کو بعض طبیعتیں دیکھ بھی نہیں سکتیں کجا یہ کہ اس کا گوشت کھایا جائے۔ لیکن ایسی ہی بظاہر حساس طبیعتیں جو مردہ جانور کو تو نہیں دیکھ سکتیں اس کی بدبو بھی برداشت نہیں کر سکتیں، قریب سے گزر بھی نہیں سکتیں، لیکن مجلسوں میں بیٹھ کر غیبت اور چغلیاں اس طرح کر رہے ہوتے ہیں جیسے کوئی بات ہی نہیں تو یہ بڑے خوف کا مقام ہے ہر ایک کو اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔ اب یہ بھی اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ وہ اپنے بندوں پر کتنا مہربان ہے کہ فرمایا! اگر اس قسم کی باتیں پہلے کر بھی چکے ہو تو استغفار کرو اللہ کا تقویٰ اختیار کرو، اپنے رویے درست کرو، میں یقیناً بہت رحم کرنے والا توبہ قبول کرنے والا ہوں۔ مجھ سے بخشش مانگو تو میں رحم کرتے ہوئے تمہاری طرف متوجہ ہوں گا۔ بعض لوگ غیبت اور چغلی کی گہرائی کا علم نہیں رکھتے۔ ان کو سمجھ نہیں آتی کہ کیا بات چغلی ہے غیبت ہے۔ بعض اوقات سمجھ نہیں رہے ہوتے کہ یہ چغلی بھی ہے کہ نہیں۔ بعض دفعہ بعض باتوں کو مذاق سمجھا جا رہا ہوتا ہے لیکن وہ چغلی اور غیبت کے زمرے میں آتی ہے۔

پھر حدیث ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: جب مجھے معراج ہوا تو کشفاً میں ایک ایسی قوم کے پاس سے گزرا جن کے ناخن تانبے کے تھے اور وہ اس سے اپنے چہروں اور سینوں کو نوچ رہے تھے۔ میں نے پوچھا جبرائیل یہ کون ہیں؟ تو انہوں نے بتایا کہ یہ لوگ لوگوں کا گوشت نوچ نوچ کر کھایا کرتے تھے اور ان کی عزت و آبرو سے کھیلتے تھے یعنی غیبت کرتے تھے الزام تراشیاں کرتے تھے حقارت کی نظر سے دیکھتے تھے۔

(ابوداؤد کتاب الادب باب فی الغیبۃ)

تو دیکھیں یہ کتنا خوفناک منظر ہے۔ غیبت کرنے والوں کی مرنے کے بعد کی سزا کتنی خوفناک ہے۔ انسان عام طور پر بعض دفعہ بے احتیاطی میں باتیں کر جاتا ہے بعض اوقات نیت نہیں بھی ہوتی کہ چغلی یا غیبت ہو لیکن آنحضرت ﷺ اس معاملہ میں اتنے محتاط تھے اور اس حد تک گہرائی میں اور باریکی میں جاتے تھے کہ جہاں ذرا سا شائبہ بھی ہو کہ بات غیبت کے قریب ہے تو سخت کراہت فرماتے تھے اور فوراً تنبیہ فرمایا کرتے تھے۔

حضرت عائشہؓ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک عورت کے بارہ میں کہا کہ وہ چھوٹے قد کی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تم نے غیبت کی ہے۔ اب کتنی باریکی میں جا کے بھی آپ تنبیہ فرما رہے ہیں۔ کتنا خوف کا مقام ہے کس قدر احتیاط کی ضرورت ہے۔ جب اس انتہا تک یا اتنی باریکی میں جا کر غیبت سے بچنے کی کوشش ہم نہیں کریں گے اس وقت تک ہم حسین اسلامی معاشرہ قائم نہیں کر سکتے، جس کا دعویٰ کر کے ہم اٹھے ہیں اور اسی طرح اپنی عاقبت بھی نہیں سنوار سکتے غیبت کرنے والے کا حال تو آپ نے دیکھ ہی لیا سن لیا کیا ہوتا ہے۔

پھر حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا انسان بعض اوقات بے خیالی میں اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی کوئی بات کہہ دیتا ہے جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کے درجات بے انتہا بلند کر دیتا ہے اور بعض اوقات وہ لاپرواہی میں اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کی کوئی بات کر بیٹھتا ہے جس کی وجہ سے وہ جہنم میں جا گرتا ہے۔

(بخاری کتاب الرقاق باب حفظ اللسان)

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے دن آدمی کے پاس اس کا کھلا ہوا اعمال نامہ لایا جائے گا۔ وہ اس کو پڑھے گا پھر کہے گا اے میرے رب میں نے دنیا میں فلاں فلاں نیک کام کئے تھے وہ تو اس میں نہیں ہیں۔ تو اللہ تعالیٰ جواب دے گا کہ لوگوں کی غیبت کرنے کی وجہ سے وہ نیکیاں تمہارے نامہ اعمال سے مٹادی گئی ہیں۔ (ترغیب والترھیب)

دیکھیں غیبت کی وجہ سے وہ تمام نیک کام نماز روزے صدقے کسی غریب کی خدمت کرنا، سب نیکیاں نامہ اعمال سے مٹادی گئیں صرف اس لئے کہ وہ لوگوں کی غیبت کرتا تھا۔

اس بارہ میں جتنی بھی احادیث پڑھیں خوف بڑھتا چلا جاتا ہے اس کا ایک ہی علاج ہے کہ آدمی ہر وقت استغفار کرتا رہے۔

امام غزالیؒ کہتے ہیں (اس کا خلاصہ یہ ہے) کہ جس کے پاس چغلی کی جائے اسے چاہئے کہ وہ چغل خور کی تصدیق نہ کرے اور نہ جس کے بارہ میں چغلی کی گئی ہے اس سے بدظن ہو۔

(فتح البیان جلد نمبر 10 صفحہ 437)

اب یہ بڑے ہی پتے کی بات ہے جو امام غزالی نے بیان فرمائی ہے اور افسران اور عہدیداران کو خاص طور پر یہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔ کبھی یک طرفہ بات سن کر کسی کے خلاف نہیں ہو جانا چاہئے کسی سے بدظن نہیں ہونا چاہئے اور ہمیشہ تحقیق کرنی چاہئے اور صحیح طریقے پر تحقیق کرنی چاہئے گہرائی میں جا کر تحقیق کرنی چاہئے پھر کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے اور عموماً یہی ہوتا ہے کہ اکثر تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جو چغلی کرنے والے ہیں ان لوگوں کی اکثر رپورٹیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ سب کچھ غلط تھا صرف چغلی کی گئی تھی غیبت کی گئی تھی اور مقصد صرف یہ تھا کہ کسی طرح اس کو نقصان پہنچایا جائے۔ پھر یہ بھی ہے کہ آئندہ ایسے شخص سے محتاط رہیں۔ اس کی گواہی قبول نہ کریں۔ اس کی کسی رپورٹ پر کان نہ دھریں۔

آخر پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ ہمیں ان نصائح پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ اور غیبت جو ایسی بیماری ہے جو بعض دفعہ غیر محسوس طریق پر اپنی لپیٹ میں لے لیتی ہے اس سے سب کو بچائے۔ بہر حال جس طرح فرمایا ہے استغفار کی بہت زیادہ ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہماری بخشش کے سامان پیدا فرمائے اور ہماری توبہ قبول فرمائے۔ ❁

افسران اور عہدیداران کو خاص طور پر یہ ذہن میں رکھنا چاہئے۔ کبھی یک طرفہ بات سن کر کسی کے خلاف نہیں ہو جانا چاہئے کسی سے بدظن نہیں ہونا چاہئے اور ہمیشہ تحقیق کرنی چاہئے اور صحیح طریقے پر تحقیق کرنی چاہئے گہرائی میں جا کر تحقیق کرنی چاہئے پھر کوئی نتیجہ اخذ کیا جائے اور عموماً یہی ہوتا ہے کہ اکثر تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ جو چغلی کرنے والے ہیں ان لوگوں کی اکثر رپورٹیں ایسی ہی ہوتی ہیں کہ سب کچھ غلط تھا صرف چغلی کی گئی تھی غیبت کی گئی تھی اور مقصد صرف یہ تھا کہ کسی طرح اس کو نقصان پہنچایا جائے۔ پھر یہ بھی ہے کہ آئندہ ایسے شخص سے محتاط رہیں۔ اس کی گواہی قبول نہ کریں۔ اس کی کسی رپورٹ پر کان نہ دھریں۔ ☆